غیر مسلم خودکش حملہ آور

تاریخ و تجزیہ

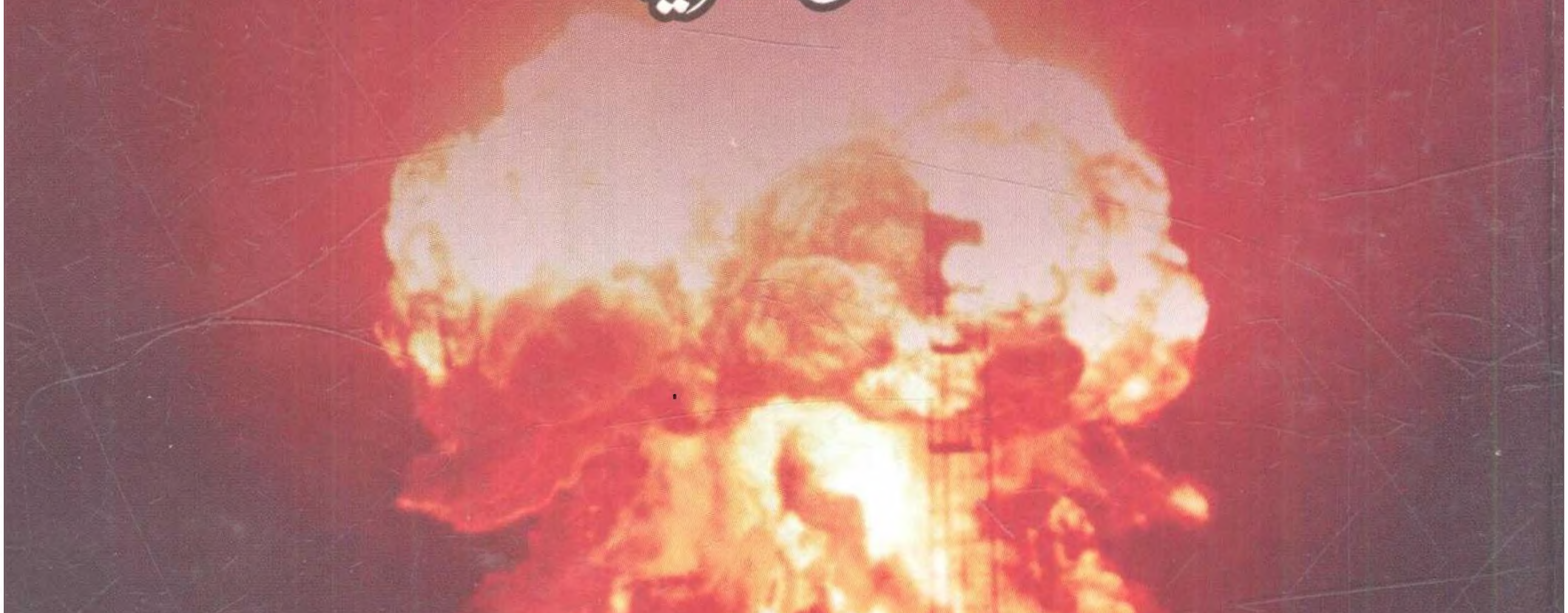

www.kitabosunnat.com

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

297 ء
952 غ

کتاب محل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی لاہور

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد **(Upload)** کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ **(Download)** کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم خودکش حملہ آور

(تاریخ و تجزیہ)

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

www.KitaboSunnat.com

کتاب محل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا نام: غیر مسلم خودکش حملہ آور۔ تاریخ و تجزیہ

مصنف: ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی btm1432@gmail.com

ایڈیشن: 2016ء

قیمت: -/250 روپے

ناشر: محمد فہد (رابطہ نمبر: 0321-8836932)

پروفیسر عبدالقیوم لائبریری
کتاب نمبر ....
دارالمعارف ریسرچ ... لاہور

کتاب محل

عربی فارسی اردو و انگریزی کتب کا مرکز

(اپنی کتب دیدہ زیب پرنٹ کروانے کیلئے رابطہ کریں)

ملنے کا پتہ: دربار مارکیٹ، لاہور۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اہلِ شام کے نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (البقرة: ۱۱)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد بپا نہ کرو، تو کہتے ہیں:

ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
8	مقدمہ	1
21	غیر مسلم اور باطنی خودکش حملہ آوروں کی تاریخ	2
25	تاریخ انسانی کا پہلا خودکش حملہ اور بائبل	3
29	خلاصہ و نتائج	4
33	Suicide Missions کی ابتدائی صورتیں	5
34	زیلوتیس (Zealots) یہودیوں کا دہشت گرد گروہ	6
39	امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ پر ایک مجوسی کا خودکش حملہ	7
41	خودکش حملوں کی جدید صورتیں اور غیر مسلم	8
42	جاپانی کامی کازی (Japanese Kamikaze)	9
49	مسیحی جاپانی خودکش حملہ آور	10
50	مشرق وسطی کا پہلا خودکش حملہ آور	11
52	تامل ٹائیگرز	12
57	بھارت کا کردار	13

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14	سکھ خود کش حملہ آور	60
15	جانباز فوجی اور خود کش مشنز	67
16	مکابی Maccabees	73
17	ڈچ فوجی	74
18	جرمنی کے Leonidas Squadron	75
19	اسرائیلی کائی ڈون Kidon	76
20	چینی خود کش حملہ آور	77
21	حشاشین Assassins	77
21	کیا خود کش حملوں کا اصل سبب کوئی مذہب یا اسلام ہے؟	86
22	Attacks and Casualties by Location	90
23	Attackers, Attacks and Casualties Gender	92
24	حواشی	93

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علی الہ محمد و بارک وسلم

مقدمہ

9/11 کے بعد کی دنیا قبل از 9/11 کی دنیا سے یکسر مختلف ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر ہونے والا حملہ False Flag Operation تھا تاکہ تیسری جنگ عظیم عالم اسلام پر مسلط کی جا سکے۔ اس واقعہ کے بعد سے تا حال افغانستان، عراق، شام، برما، غزہ اور دیگر اسلامی ممالک میں تقریبا 50 لاکھ سے زائد مسلمان شہید کیے جا چکے ہیں۔ مسلمانوں کے قتل عام کا یہ سلسلہ 15 ویں صدی عیسوی سے تا حال جاری ہے جس میں اندازاً دو کروڑ سے زیادہ مسلمانوں کا خون بہایا گیا۔ نو آبادیاتی دور (1500ء تا 1960ء) میں یورپ اور روس نے اس کرہ ارض پر موجود مسلمانوں کے تمام ہی علاقوں کو اپنی کالونی بنا لیا تھا جس کے نتیجے میں ان کی تہذیب، معیشت، سیاست، دفاع، معاشرت کو تباہ کیا گیا، مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کیا گیا اور لاکھوں مسلمانوں کا خون بہایا گیا۔ جنگوں کے اس جنون اور دنیا کے وسائل پر قبضہ کرنے کی ہوس فرعونیت کے بارے میں روس کا ہندوستان میں ذہنی تخریبی پر مامور آفیسر 'Thomas Schuman' خود اپنی کتاب 'Black is Beautiful, Communism is not' میں اعتراف کرتا ہے کہ لینن کے قائم کردہ نظام نے 66 ملین انسانوں کا قتل عام کیا۔[1]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی تاریخ کو تاریخ کے اس عظیم حادثے کے نقطہ نظر سے لکھنا ضروری ہے جس میں مسلمانوں کے معاشی، سیاسی، دفاعی، معاشرتی اور فکری حالات کو تین ادوار کے پیشِ نظر رقم کیا جائے:

1۔ نو آبادیاتی دور سے قبل

2۔ نو آبادیاتی دور کے دوران

3۔ نو آبادیاتی دور کے بعد

الجزائر: فرانس کے مسلمانوں کا قتل عام

[illegible] تاریخ کا سب سے اصل حقائق و واقعات، اسباب و نتائج کے اعتبار سے لکھا جانا اور [illegible] تحقیق [illegible] امت مسلمہ پر فرض اور قرض ہے [illegible] نئی نسل اپنے ماضی سے [illegible] بیزار اور مستقبل سے مایوس ہے۔ اس [illegible] زندگی کی نئی [illegible] پیدا کرنے اور [illegible] دشمنوں کی پہچان کرانے کیلئے تاریخ کے [illegible] گمشدہ اوراق کی تلاش [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے۔ 1500ء کے وسط میں سلطنت عثمانیہ پورے یورپ، افریقہ اور ایشیا میں 'سپر پاور' تھی۔ مسلمانوں کی رواداری کا اس دور میں عالم یہ تھا کہ کیتھولک اسپین نے جب یہودیوں کو 1492ء میں یہودیوں کو جلاوطن کر دیا تو ترکی نے ہی ان کو پناہ دی۔ 1857ء میں مسلمانوں کی ہندوستان سے حکومت کا خاتمہ ہوا۔ جنگ عظیم میں جنرل ایلن بی 1917ء میں یروشلم میں داخل ہوا اور 1924ء میں خلافت عثمانیہ کے حصے بخرے کر دیے گئے جس کے نتیجے میں بیت المقدس بھی مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ مسلم ریاستوں پر قبضے کے دوران عیسائی مبلغین کو مسلمانوں کے علاقوں میں انہیں مرتد بنانے کیلئے بھیجا گیا۔ اسلام کے خلاف فرقہ واریت اور تحریک استشراق کو ہوا دی گئی۔ مسلمانوں کی علمیت، تاریخ، اور تہذیب کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اپنے دین اور معاشرتی اقدار سے انہیں متنفر کیا گیا۔ جھوٹے نبی اور جعلی مہدی پیدا کیے گئے۔ فحاشی و عریانیت کو عام کیا گیا۔ اہل علم کا قتل عام کرتے ہوئے اسلام کو ریاست سے جدا کیا گیا اور مسلمانوں کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ اسلام کو ایک مکمل ضابطہ حیات ماننے سے انکار کر دیں اور جدید مغربی تہذیب پر ایمان لے آئیں۔ اس فکری یلغار کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اپنے ایک مضمون 'Islam Orientalism and the West' میں پروفیسر ایڈورڈ لکھتا ہے کہ 1800ء سے 1950ء کے درمیان اسلام کے خلاف 60 ہزار کتب لکھی گئیں۔[2]

جنگ عظیم دوم کے اختتام کے بعد مسلمانوں میں غلامی کا ایک نیا دور شروع کیا گیا۔ Lord Cormer کہتا ہے:

> England was prepared to grant eventual political freedom to all of her colonial possessions as soon as a generation of intellectuals and politicians, imbued through English education with the ideals of English culture, were ready to

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

take over, but under no circumstances would the British Government tolerate for a single moment an independent Islamic state. (Lord Cromer, In Modern Egypt 1908) [3]

"انگلینڈ اس پر راضی تھا کہ جیسے ہی دانشوروں اور سیاستدانوں کی ایک ایسی نسل جس پر انگریزی تعلیم کا انگریزی تہذیب کے ساتھ رنگ چڑھا ہوا ہو نظام سنبھالنے کیلئے تیار ہوں تو اپنی تمام نو آبادیاتی ملکیتوں کو سیاسی آزادی عطا کر دے۔ لیکن کسی بھی قسم کے حالات میں برطانوی حکومت ایک لمحہ کیلئے بھی ایک آزاد اسلامی ریاست قبول نہیں کرے گی۔"

اس دور کے بعد مسلمانوں میں جمہوریت اور آمریت کے ساتھ بادشاہت کا ایک نیا تعارف کروایا گیا۔ آزادی کی ایک نئی تعریف کی گئی جس کا مقصد نعوذ باللہ 'اللہ کی بندگی سے آزادی' ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تا حال امریکہ کا تحقیقاتی ادارہ Freedom House بشمول پاکستان سوائے ایک دو ممالک کے تمام اسلامی ممالک کو 'غیر آزاد' ملک قرار دیتا ہے۔ [4]

11/9 کے واقعے کے بعد سے اسلام اور دہشت گردی کو ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ جہاد اور دہشت گردی کو ہم معنی استعمال کرتے ہوئے سیاسی اسلام اور غیر سیاسی اسلام، صوفی اسلام اور تشدد پسندانہ اسلام، روشن خیالی، تنگ نظری، قدامت پسندی، شدت پسندی اور انتہاپسندی جیسی اصطلاحات غیر یقینیت پھیلانے، اسلام کو بدنام کرنے اور دنیا کو اسلام سے متنفر کرنے کیلئے استعمال کی جارہی ہیں۔ جن اقوام نے جنگ عظیم اول اور دوم میں کروڑوں انسانوں کو ہلاک کیا۔ معصوم انسانوں پر ایٹم بم برسائے وہ انسانی حقوق اور عورتوں کے حقوق کے نام پر مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے لگے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر ہونے والے پروپیگنڈے کا مقصد دشمن کا مسلمانوں کے خلاف اپنی سرگرمیوں پر پردہ ڈالنا، ظلم کیلئے جواز پیدا کرنا اور مسلمانوں کی نئی نسل کیلئے خود کو آئیڈیل بنانا ہے تاکہ وہ حالات حاضرہ سے غافل رہیں، دشمن کو دشمن نہ سمجھیں اور اپنی تہذیب و دین سے بیزار ہو جائیں۔ یہ پروپیگنڈا اس قدر موثر ہے کہ علماء بھی جب کسی دہشت گردی کے واقعے کی مذمت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ذہنی و نظریاتی تخریب کاری کے اس تباہ کن عمل نے نوجوان نسل کو تباہ کر دیا ہے اور باقی کسر فحاشی و عریانیت نے پوری کر دی ہے۔

ہم دہشت گردی کا ذکر بار بار سنتے ہیں لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ دنیا میں دہشت گردی کی کوئی تعریف متعین نہیں کیونکہ جب دہشت گردی کی تعریف کی جاتی ہے تو تعریف کرنے والا خود ہی اس تعریف کی روشنی میں دہشت گرد قرار پاتا ہے۔ امریکی محقق رابرٹ اے پیپ نے دہشت گردی کی تین اقسام بیان کی ہیں:

1. Demonstrative Terrorism
2. Destructive Terrorism
3. Suicide Terrorism [5]

Demonstrative Terrorism سے مراد دہشت گردی کی وہ قسم ہے جس کا مقصد تشدد پھیلانا اور شہرت کا حصول ہوتا ہے تاکہ نئے لوگوں کو بھرتی کیا جا سکے نیز دنیا کی توجہ حاصل کی جائے۔ اس قسم میں لوگوں کو مارنا نہیں بلکہ لوگوں کا زیادہ دیکھنا مقصود ہے۔ جیسے کسی جہاز کو اغوا کرنا وغیرہ۔ Destructive Terrorism میں دہشت گرد کوشش کرتے ہیں کہ مدمقابل کو زیادہ سے زیادہ جانی اور مالی نقصان پہنچایا جائے۔ جیسے امریکہ کا جاپان پر ایٹم بم گرانا۔ دہشت گردی کی تمام اقسام میں سب سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ Suicide Terrorism ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ان حملوں میں حملہ آور نہ صرف دشمن کو جانی ومالی نقصان پہنچاتا ہے بلکہ اس حملہ کے نتیجے میں اپنی جان بھی گنوا بیٹھتا ہے۔ جیسے یہودی رہنما سمسون کا تین ہزار لوگوں کو خود کش حملہ میں قتل کرنا۔ خود کش حملوں کے موضوع پر انگریزی، عربی اور اردو زبان میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء اس کی حلت یا حرمت پر فتاویٰ بھی جاری کر چکے ہیں۔ حال ہی میں ایک "مبسوط تاریخی فتویٰ" اس موضوع پر شائع کیا گیا ۔کتاب کے سرورق میں دہشت گردی کو خوارج کے ساتھ جوڑ کر تاریخی اعتبار سے ایک سنگین غلطی کا ارتکاب کیا گیا کیونکہ یہ فتویٰ بین الاقوامی سطح پر دیا گیا تھا اس لئے اس سے عالمی سطح پر یہ تاثر جاتا ہے کہ پوری دنیا میں دہشت گردی کے اصل موجد، مرتکب، محرک اور ذمہ دار مسلمان ہیں جو اسلام کی غلط تعبیر و تشریح کی بنیاد پر تشدد پسندی کا راستہ اختیار کر کے دہشت گرد بن گئے ہیں اور پوری دنیا کا امن ان کی وجہ سے خطرے میں ہے۔ لہذا پوری دنیا کو چاہئے کہ ان کا قلع قمع کرے جس کا حکم قرآن و سنت میں بھی دیا گیا ہے۔ اسی فکر کو بنیاد بنا کر بجائے اس کے مسلم ریاستیں انسان دشمنوں کے خلاف اتحاد کریں وہ ایک دوسرے کے خلاف جنگوں میں باہمی تعاون پر معاہدے کر رہی ہیں۔ مرنے والے مسلمان ہیں۔ مارنے والے بھی مسلمان ہیں۔ میدان جنگ بھی ہماری ہی زمین ہے۔ دشمن دونوں کو اسلحہ دے کر ہمیں فنا کر رہا ہے۔ خود کش حملوں سے متعلق شماریات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ میں 1982ء سے 2015ء تک صرف 4 حملے ہوئے ہیں جبکہ سب سے زیادہ خود کش حملے عراق، افغانستان اور پاکستان میں ہوئے ہیں۔ پیش نظر کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ دہشت گردی کے فتنے کو اسلام کے ساتھ جوڑنے کی نفی کی جائے اور تاریخی تناظر میں اس کی وضاحت کی جائے کہ خود کش حملوں کے موجد یہودی ہیں اور دنیا کی تمام اقوام میں خود کش حملہ آور پائے جاتے ہیں۔ یقینی طور پر پاکستان میں ہونے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام خودکش حملے ناجائز اور حرام ہیں جن میں معصوم لوگوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور ملک کے امن و امان کی صورتحال کو خراب کیا جاتا ہے۔ اگر تحقیق کی جائے تو بقول جنرل شاہد عزیز، پاکستان میں ہونے والے ان تمام بم دھماکوں میں بین الاقوامی طاقتیں ملوث ہیں تاکہ پاکستانیوں کو اپنے ایجنڈے پر عمل کرنے کیلئے مجبور کیا جا سکے۔ اس کی ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ امریکہ کے افغانستان پر حملہ سے قبل پاکستان میں خودکش حملوں کے صرف ایک یا دو واقعات ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو قائم دائم رکھے اور امت مسلمہ کی مدد فرمائے۔ آمین!

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

۱۲ اگست ۲۰۱۶ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

The Colonization of Countries with Large Muslim Population[6]

Country	Controlling power	Occupation time period
Afghanistan	Britain, Russia, and the US	1839–1919; 1955–89; 2001–present
Albania	Italy/ Germany	1939–44
Algeria	France	1830–1962
Armenia	Russia	1916–18
Azerbaijan	Russia	1828–1918; 1920–91
Bahrain	Britain	1913–71
Bangladesh (East Pakistan, formally part of India)	Britain	1858–1947
Benin (Dahomey)	France	1894–1960
Borneo (Island of Kalamantan in Malay archipelago)	Netherlands, Britain, Japan	1824–1941; 1941–45

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Country	*Controlling power*	*Occupation time period*
Bosnia and Herzegovina	Austria–Hungary, etc.	1908–35
Brunei	Britain	1888–1984
Burkina Faso	France	1896–1960
Burma (Myanmar)	Britain	1852–1948
Cameroon	Portuguese; Netherlands; Germany; Britain and France; Britain	1530–1600s; 1600s–1884; 1884–1916; 1916–60
Celebes (Indonesia)	Netherlands	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Chad	France	1913-60
China	n/a	n/a
Comoros	France	1886–1961
Côte d'Ivoire	France	1842-93; 1893–1960
Cyprus	Britain; Turkey and Greece	1914-60; 1960–present
Djibouti	France	1888–1977
Egypt	Britain	1882–1922; 1922–54 de facto control
Eritrea	Italy; Britain; Ethiopia	1890-1941; 1941–62; 1962–93

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Country	*Controlling power*	*Occupation time period*
Ethiopia	Italy	1889–96; 1935–41
Gambia	Portugal; Britain	1455–1889; 1894–1965
Georgia	Russia; USSR	1801–1918; 1921–91
Ghana	Portugal; Britain	1482–1874; 1874–1957
Guinea	France	1891–1958
Guinea-Bissau	Portugal	1846–1974
India	Britain	1858–1947
Indochina (Cambodia, Laos, Vietnam)	France	
Indonesia	Netherlands	1670–1949

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Iran	n/a	n/a
Iraq	Britain	1919–32
Jordan	Britain	1919–46
Kazakhstan	Russia/ USSR	1731–1991
Kenya	Britain	1895–1920; 1920–63
Kuwait	Britain	1899–1961
Kyrgyzstan	Russia/ USSR	1876–1991
Lebanon	France	1920–26; 1940–41
Liberia	n/a	n/a
Libya	Italy; France and Britain	1911–12; 1912–51

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Country	Controlling power	Occupation time period
Macedonia	Bulgaria; Germany; Yugoslavia	1914–18; 1939–45; 1945–91
Maldives	Portugal; Netherlands; Britain	1558–73; 1600s; 1796–1965
Malaysia	Britain	1826–1957
Mali	France	1898–1960
Mauritania	France	1904–60
Morocco	Spain; France	1884–1912; 1912–56
Niger	France	1890–1960

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Nigeria	Britain	1851–1960
Oman	Portugal	1507–1650
Pakistan (West Pakistan – formally part of India)	Britain	1858–1947
Palestine	Britain	1917–47
Qatar	Britain	1916–71
Saudi Arabia	n/a	n/a
Senegal	Portugal; Netherlands; France; Britain	1444–1677; 1588–1677; 1659–1763, 1775–1960

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Country	*Controlling power*	*Occupation time period*
Sierra Leone	Britain	1808–1961
Somalia	Britain, Italy	1887–1960; 1889–1960
Sudan	Egypt, Britain (Eastern Sudan); France (Western Sudan)	1899–1956
Syria	The Ottomans; France	1500–1918; 1920–46

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Tanzania	Portugal; Germany; and Britain	1506–1699; 1884–86; 1886–16; 1916–61
Togo	Denmark; Germany; Britain and France	18th century; 1884–1914; 1914–60
Tunisia	The Ottomans; France	1600s–1881; 1881–1956
Turkey	Ottoman Empire	1299–1922
Turkmenistan	Russia/ USSR	1881–1991
United Arab Emirates	Britain	1892–1971
Uzbekistan	Russia/ USSR	1865–1991
Western Sahara	Spain	1884–1976
Yemen	n/a	n/a

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم اور باطنی خودکش حملہ آوروں کی تاریخ

ہر دور میں آلات حرب و طرق جنگ و جدال میں تیزی سے تبدیلی آتی رہی ہے۔ بعض ممالک نے اپنے جنگی جنون اور تمام دنیا پر اپنا تسلط قائم کرنے کی خواہش میں ایسے مہلک ہتھیار بھی ایجاد کر لئے ہیں جن کے ذریعے دشمن کو لمحوں میں ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کیا جا سکتا ہے۔ اس جنگی جنون کے نتیجے میں ارض و سمانے گذشتہ صدی سے تاحال کروڑوں انسانوں کو لقمہ اجل بنتے ہوئے دیکھا ہے۔ انشقاقی (fission) اور اسلافی (fusion) بم کی ایجاد کے بعد ہر ملک اپنی بقا کیلئے اس کے حصول اور پھر اس طاقت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کی دوڑ میں شریک ہے۔ میزائل، جدید جنگی بحری اور ہوائی جہاز، زہریلی گیسوں اور دیگر جدید تکنیکی آلات حرب کے ساتھ ساتھ نفسیاتی جنگ اور ذہنی تخریب کاری کے مختلف طریقوں کو دریافت کر کے طاقتور، کمزور کو اپنا غلام بنانے اور ساری دنیا کے وسائل پر قبضہ کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ 9/11 کے بعد دنیا میں اپنے سے کئی گنا طاقتور دشمن پر حملہ آور ہونے کے ایک قدیم طریقے کا جدید تعارف ہوا اور وہ حملہ آور کا اپنی جان کو تلف کرتے ہوئے دشمن پر حملہ کرنا ہے جس کو عرف عام میں خودکش یا فدائی حملہ کہا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں اس جدید بم کو (Suicide Bombing) یا (Suicide Attack) کہا جاتا ہے۔ اس کی تعبیر (Homicide Bombing) یا (Genocide Bombing) سے بھی کی جاتی ہے۔ عربی زبان میں اس طرز کے حملے لئے هجوم انتحاري ، عملية انتحارية ، عملية استشهادية اور عملية فدائية کی اصطلاحات رائج ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کائنات میں انسان کے نزدیک سب سے زیادہ قیمتی شے اس کی جان ہوتی ہے۔ تاہم خود کش حملہ آور اپنے خاص مقاصد کے حصول کیلئے خود کش دھماکے میں اپنی جان دے دیتا ہے۔ یہ انسانی بم ایسا بم ہے جس کا توڑ ابھی تک کسی بھی ملک کے پاس موجود نہیں۔ اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ خود کش حملے اپنی ابتدائی یا اصل صورت میں تاریخی اعتبار سے نہایت قدیم ہیں۔ جبکہ دور حاضر میں اس کے طریقوں، اہداف و مقاصد نے نہایت ہی جدید شکل اختیار کر لی ہے۔ عمومی طور پر جب خود کش حملوں کی تاریخ بیان کی جاتی ہے تو اس کا آغاز مسلمانوں کے کسی گروہ سے کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں قاری کے ذہن میں یہ تاثر ابھرتا ہے کہ شاید دنیا میں خود کش حملوں کی ابتداء کرنے والے مسلمان ہیں اور اس وقت دنیا میں ہر جگہ مسلمان ہی خود کش حملوں میں مصروف ہیں۔ خود کش حملوں کی تاریخ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کی تاریخ بہت پرانی ہے اور دنیا کی کئی اقوام میں کسی نہ کسی صورت میں اس کا تصور پایا جاتا ہے۔

تاریخ انسانی کا پہلا خود کش حملہ اور بائبل

بائبل (Bible) دو حصوں پر مشتمل مختلف کتابوں کا مجموعہ ہے۔ یہ دو حصے عہد نامہ قدیم (Old Testament) اور عہد نامہ جدید (New Testament) کے نام سے معروف ہیں۔ عہد نامہ قدیم کو یہودی الہامی کتاب مانتے ہیں جبکہ مسیحی عہد نامہ قدیم اور جدید دونوں پر ایمان لاتے ہیں۔ عہد نامہ قدیم میں مختلف کتابوں میں سے ایک "کتاب القضاۃ"(7) (Judges) (8) ہے، جو عہد نامہ قدیم میں ساتویں نمبر پر ہے۔ عہد نامہ قدیم میں ہونے کی وجہ سے یہود و مسیحی حضرات کیلئے اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ مسیحیوں میں کیتھولک (Catholic) اور پروٹسٹنٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Protestant) کی بائبل میں کتابوں کی تعداد کے اعتبار سے فرق ہے۔ کیتھولک بائبل میں تہتر (73) کتابیں جبکہ پروٹسٹنٹ بائبل میں چھیاسٹھ (66) کتابیں ہیں۔(9) یاد رہے کہ "کتاب القضاۃ" (Judges) عہد نامہ قدیم کی وہ کتاب ہے جس کے خدا کا کلام ہونے پر دنیائے مسیحیت کے دونوں گروہوں کا اتفاق ہے۔ پس اس کتاب پر ایمان لانا یہودیت اور عالم مسیحیت کیلئے لازمی ہے۔

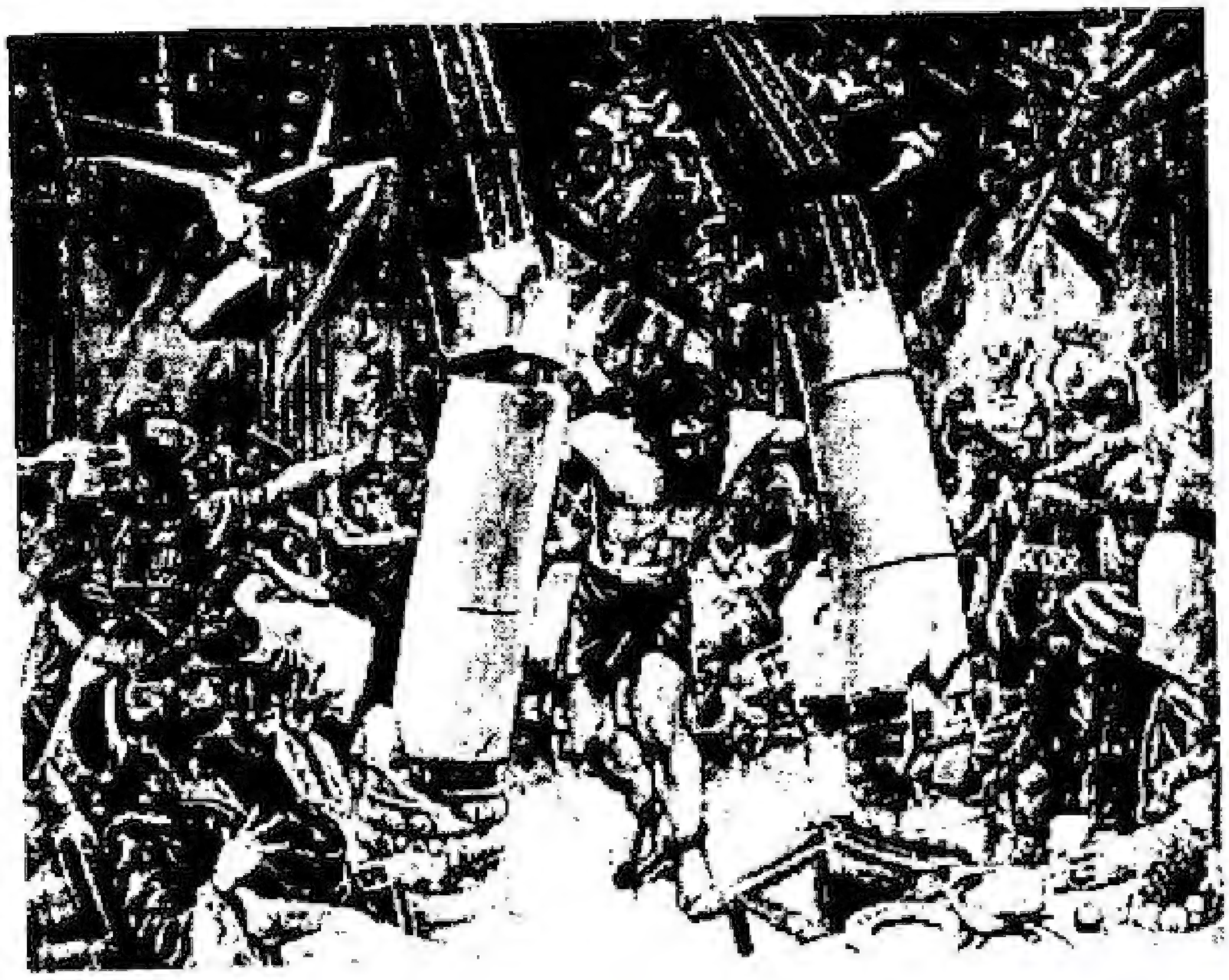

قضاہ (Judges) میں بنی اسرائیل (Children of Israel) کی تاریخ کی بعض کہانیاں ذکر ہیں۔ یہ کہانیاں بنی اسرائیل کے قومی ہیروز (National Heroes) کے کارناموں پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے اکثر فوجی رہنما تھے۔ اس کتاب میں درج کہانیوں کا اصل درس یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی بقا خدا کے ساتھ وفاداری پر منحصر ہے جبکہ غداری کی صورت میں ہمیشہ تباہی و بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تاہم جیسے ہی اس کے بندے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ ان کی رہنمائی کیلئے تیار رہتا ہے۔ اس کتاب میں مذکور ان ہیروز کو قضاہ (Judges) کہا جاتا ہے اسی لئے اس کتاب کا نام کتاب القضاۃ (Judges) رکھا گیا ہے۔(10)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل کے ان ہیروز میں مشہور و معروف نام سمسون (Samson) یا شمشون(۱۱) ہے۔ بائبل کی کہانیوں میں سمسون کو کافی شہرت حاصل ہے۔ بائبل کے مطابق خدا نے بنی اسرائیل کے گناہوں کی وجہ سے ان پر چالیس سال تک فلسطیوں(Philistines) کو حکمرانی کیلئے مسلط کر دیا تھا۔ خدا نے بنی اسرائیل کی آزادی اور فلسطیوں (Philistines) کے خلاف بنی اسرائیل کی مدد کیلئے سمسون کا انتخاب کیا۔ سمسون یہودیوں کا ایک غیر معمولی طاقتور رہنما تھا۔ ہماری معلومات کے مطابق انسانی تاریخ کا سب سے پہلا شخص جس نے خودکش حملہ کیا۔ بائبل کے مطابق وہ خدا کی طرف سے منتخب کردہ بائبل کا یہودی ہیرو سمسون ہے، جس نے اپنے اس خودکش حملے میں فلسطیوں (Philistines) کے پانچ بادشاہوں، عورتوں، بچوں اور مردوں سمیت تین ہزار افراد کو قتل کر کے اپنی قوم بنی اسرائیل کو فلسطیوں سے نجات دلائی۔ یہ واقعہ تقریباً 1200 قبل مسیح میں یعنی حال سے تقریباً3200 سال پہلے رونما ہوا۔(۱۲) کتاب القضاۃ(Judges) میں سمسون کی کہانی باب ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ اور ۱۶ میں ذکر ہے۔ باب ۱۶ میں اس حملے کے بارے میں ذکر ہے:

25 And it came to pass, when their hearts were
merry, that they said, Call for Samson, that he
may make us sport. And they called for Samson
out of the prison house; and he made them sport:
and they set him between the pillars. 26 And
Samson said unto the lad that held him by the
hand, Suffer me that I may feel the pillars
whereupon the house standeth, that I may lean
upon them. 27 Now the house was full of men
and women; and all the lords of the Philistines
were there; and *there were* upon the roof about
three thousand men and women, that beheld

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

while Samson made sport. **28** And Samson called
unto the LORD, and said, O Lord GOD,
remember me, I pray thee, and strengthen me, I
pray thee, only this once, O God, that I may be at
once avenged of the Philistines for my two
eyes. **29** And Samson took hold of the two middle
pillars upon which the house stood, and on which
it was borne up, of the one with his right hand,
and of the other with his left. **30** And Samson
said, Let me die with the Philistines. And he
bowed himself with *all his* might; and the house
fell upon the lords, and upon all the people that
were therein. So the dead which he slew at his
death were more than *they* which he slew in his
life. **31** Then his brethren and all the house of his
father came down, and took him, and brought
him up, and buried him between Zorah and
Eshtaol in the buryingplace of Manoah his
father. And he judged Israel twenty years. (13)

"اور ایسا ہوا کہ جب ان کے دل نہایت شاد ہوئے تو وہ کہنے لگے کہ سمسون کو بلواؤ کہ ہمارے لیے کوئی کھیل کرے سو انہوں نے سمسون کو قید خانے سے بلوایا اور وہ ان کیلئے کھیل کرنے لگا اور انہوں نے اس کو دو ستونوں کے بیچ کھڑا کیا تب سمسون نے اس لڑکے سے جو اس کا ہاتھ پکڑے تھا کہا مجھے ان ستونوں کو جن پر یہ گھر قائم ہے تھامنے دے تا کہ میں ان پر ٹیک لگاؤں اور وہ گھر مردوں اور عورتوں سے گھرا تھا اور فلستیوں کے سب سردار وہیں تھے۔ اور چھت پر تقریباً تین ہزار مرد و زن تھے۔ جو سمسون کے کھیل دیکھ رہے تھے تب سمسون نے خداوند سے فریاد کی اے مالک خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے یاد کر اور میں تیری منت کرتا ہوں اے خدا فقط اس دفعہ اور تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے زور بخش تاکہ میں یک بارگی فلستیوں سے اپنی دونوں آنکھوں کا بدلہ لوں اور سمسون نے دونوں درمیانی ستونوں کو جن پر گھر قائم تھا پکڑ کر ایک پر داہنے ہاتھ سے اور دوسرے پر بائیں سے زور لگایا اور سمسون کہنے لگا کہ فلستیوں کے ساتھ مجھے بھی مرنا ہی ہے سو اپنے سارے زور سے جھکا اور وہ گھر ان سرداروں اور سب لوگوں پر۔جو اس میں تھے۔گر پڑا پس وہ مردے جن کو اس نے اپنے مرتے دم مارا ان سے بھی زیادہ تھے جن کو اس نے جیتے جی قتل کیا۔تب اس کے بھائی اور اس کے باپ کا سارا گھرانا آیا اور وہ اسے اٹھا کر لے گئے اور صرعہ اور استال کے درمیان اس کے باپ منوحہ کے قبرستان میں اسے دفن کیا وہ بیس برس تک اسرائیلیوں کا قاضی رہا۔" (14)

خلاصہ و نتائج

۱۔ بائبل کے مطابق بنی اسرائیل کو فلسطینیوں سے نجات دینے کیلئے خدا نے سمسون کو پیدا کیا۔ فلسطینی ان پر چالیس سالوں سے حکومت کر رہے تھے۔ خدا نے سمسون کے والدین کو بشارت دی کہ سمسون اپنی ماں کے پیٹ سے لے کر اپنی موت تک خدا کیلئے وقف رہے گا۔

۲۔ سمسون خدا کے منصوبے کے مطابق ایک فلسطینی لڑکی کے عشق میں مبتلا ہوا اور اس سے شادی کی۔

۳۔ سمسون ایک انتہائی غیر معمولی طاقتور یہودی ہیرو تھا۔ خدا نے اس کو اتنی قوت عطا فرمائی تھی کہ اس نے شیر کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کیا۔

۴۔ سمسون اتنا طاقتور تھا کہ اس نے ایک گدھے کی جبڑے کی ہڈی سے ایک ہزار فلسطینیوں کو قتل کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ سمسون نے غزہ (Gaza) میں ایک بدکار عورت دیکھی اور اس کے پاس گیا۔ غزہ کے لوگوں نے اسے گھیر لیا۔ وہ ساری رات شہر کے پھاٹک پر اس کی گھات میں بیٹھے رہے تاکہ صبح اس کو قتل کریں۔ سمسون آدھی رات تک اس عورت کے پاس لیٹا رہا اور آدھی رات کو اٹھ کر شہر کے پھاٹک کے دونوں پلوں اور دونوں بازوؤں کو پکڑ کر اکھاڑ لیا اور ان کو اپنے کندھوں پر رکھ کر ایک پہاڑ کی چوٹی پر لے گیا۔

۶۔ سمسون اس کے بعد ایک اور عورت کے عشق میں پڑ گیا جس کا نام دلیلہ (Delilah) تھا۔ فلسطینیوں کے باشاہوں نے اس عورت کو انعام کے عوض اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ سمسون کی بے پناہ طاقت کا راز اسے بتا دے تاکہ وہ قتل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ دلیلہ نے تین بار کوشش کی مگر سمسون نے اس کو جھوٹ بول کر ناراض کر دیا۔

۷۔ دلیلہ نے، جس کے عشق میں سمسون مبتلا تھا، سمسون کو اپنی محبت اور اصرار سے مجبور کر کے آخر کار اس کی طاقت کا راز پوچھ لیا کہ اس کے سر پر کبھی استرہ نہیں پھیرا گیا ہے کیونکہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے ہی خدا کیلئے وقف ہے۔ اگر اس کا سر مونڈ دیا جائے تو اس کی ساری طاقت جاتی رہے گی اور وہ عام آدمیوں کی طرح ہو جائے گا۔ دلیلہ نے سمسون کو اپنی زانوں پر سلا کر فلسطینیوں کو بلوا کر اس کا سر منڈوا دیا جس کی وجہ سے سمسون کی ساری طاقت ختم ہو گئی۔ سمسون کو اس بار فلسطینیوں نے گرفتار کر لیا اور اس کی آنکھیں نکال لیں۔

۸۔ فلسطینیوں کے بادشاہوں نے اپنے دیوتا کے شکر میں ایک جشن کا انعقاد کیا جس میں لوگ سمسون کو دیکھتے اور اپنے دیوتا کا شکر ادا کرتے کہ اس نے ان کو ہلاک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے کو ان کے حوالے کر دیا ہے۔ سمسون کو ان دو ستونوں کے درمیان کھڑا کر دیا گیا جن پر وہ عمارت قائم تھی جو مردوں اور عورتوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہاں فلستیوں کے پانچ بادشاہ اور تقریبا تین ہزار مردوزن تھے۔ سمسون نے خدا سے دعا کی کہ اسے صرف ایک بار اور طاقت دے دی جائے تاکہ وہ ان سے اپنا بدلہ لے سکے۔ سمسون نے کہا:

Let me die with the Philistines(15)

فلستیوں کے ساتھ مجھے بھی مرنا ہی ہے۔(16)

سمسون نے ان دو ستونوں کو جن پر پوری عمارت قائم تھی زور لگا کر تمام بادشاہوں اور عمارت میں موجود افراد پر گرا دیا۔ سمسون نے اپنے خودکش حملے کے نتیجے میں اتنے لوگوں کو قتل کیا جتنے اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں مارے تھے۔

۹۔ یہ واقعہ تقریبا 1200 قبل مسیح، یعنی حال سے تقریبا3200 سال پہلے رونما ہوا۔

۱۰۔ انسانی تاریخ کا سب سے پہلا خودکش حملہ بنی اسرائیل کے ایک قومی یہودی ہیرو سمسون نے فلسطینیوں کے خلاف کیا جس کے نتیجے میں اس نے پانچ بادشاہوں سمیت تقریبا تین ہزار مردوں اور عورتوں کو قتل کیا۔ اس واقعے میں مرنے والے افراد کی تعداد 9/11 کے [redacted] حملوں میں مرنے والے افراد کے برابر ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے حملوں میں مرنے والے افراد کی تعداد بھی Robert A.Pape کے مطابق 3000 تھی۔(17)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ یہ واقعہ یہودی ذہنیت کا آئینہ دار ہے۔ مشہور و معروف امریکی مصنف Noam Chomsky اس واقعے کے تناظر میں یہودی ذہنیت کی عکاسی Samson Complex سے کرتے ہوئے کہتا ہے:

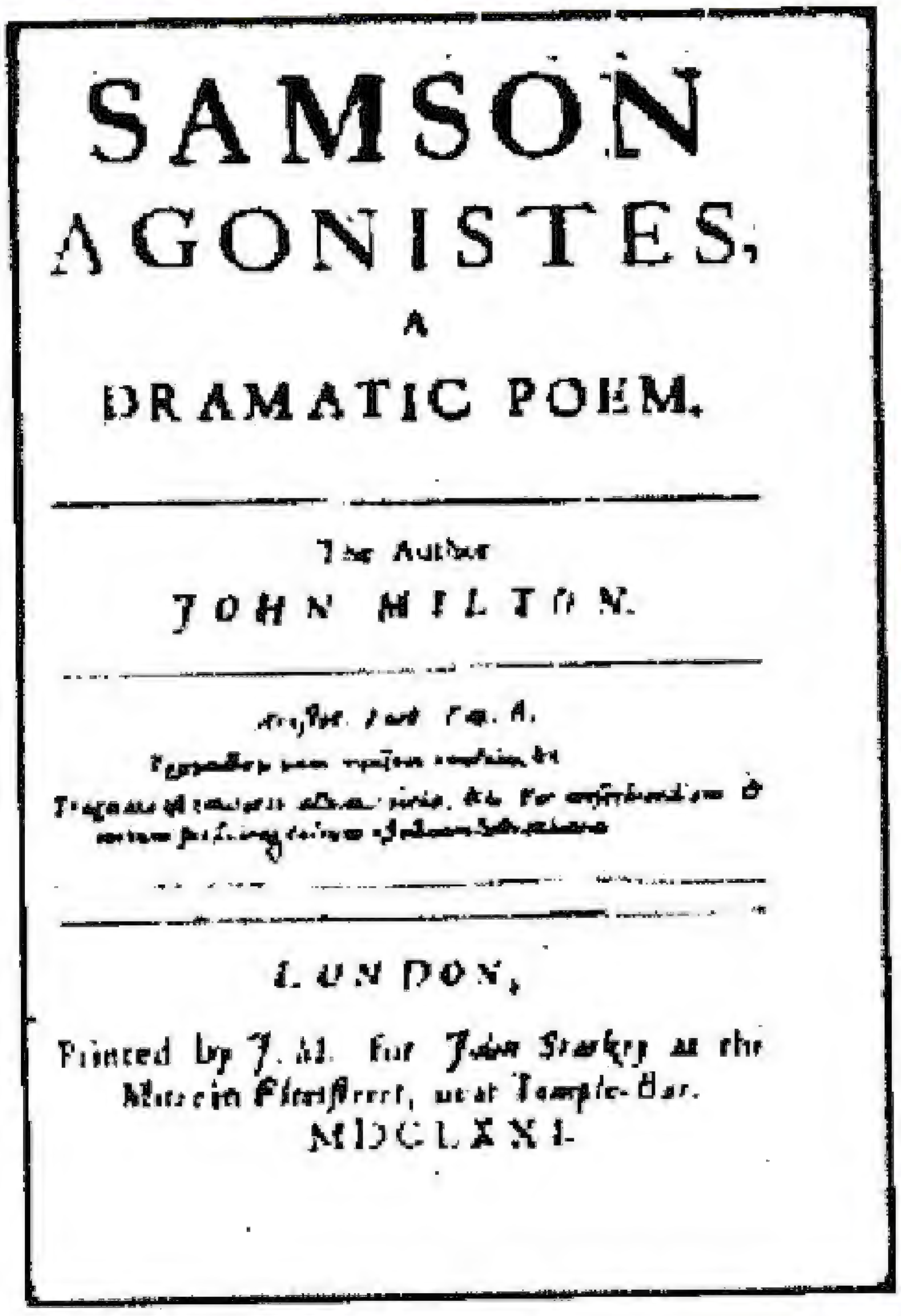
SAMSON AGONISTES, A DRAMATIC POEM.

The Author JOHN MILTON.

LONDON, Printed by J. M. for John Starkey at the Mitre in Fleetstreet, near Temple-Bar. MDCLXXI.

"If anybody pushes us too far, we'll bring down the universe"18

اگر کوئی ہمیں بہت دور تک دھکیلے گا تو ہم کائنات کو منہدم کر دیں گے۔

۱۲۔ تاریخ انسانی کے اس سب سے پہلے یہودی خودکش حملہ آور کی کہانی نظم کی صورت میں ہمارے تعلیمی اداروں میں نصاب کا حصہ ہے۔ بائبل کی اس کہانی کو مشہور و معروف انگریزی دان John Milton (1608-1674) نے Samson Agonistes کے نام سے منظوم انداز میں تحریر کیا ہے جو لندن میں پیدا ہوا اور سات سال تک Christ College, Cambridge میں تعلیم حاصل کر کے ایک اعلیٰ درجے کا Classical Scholar تسلیم کیا گیا۔ اس انگریزی نظم کو ہمارے اسکولز کی انگریزی کی کتاب کی زینت بنایا گیا۔ اس نظم کو Slections from English Verses, Class 9th and 10th میں پڑھا جا سکتا ہے۔(19) ہماری رائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تعلیمی نصاب میں اس قسم کی کہانیاں شامل کرنا اور طلبہ کا ان کو پڑھنا کسی امن کے متمنی معاشرے کیلئے کسی طور پر مناسب نہیں کیونکہ جب طالب علم ابتدائی دور سے ہی ایک ایسے خودکش حملہ آور کی کہانی پڑھے گا جس نے تین ہزار سے زائد افراد کو قتل کیا تو یقیناً اس کے مضر و منفی اثرات اس کی شخصیت، کردار، نفسیات اور معصوم ذہنیت کو شدید طریقے سے متاثر کریں گے۔

Suicide Missions کی ابتدائی صورتیں

خودکش حملہ آور کا بم، بیلٹ یا کار وغیرہ کے ذریعے سے خودکش حملہ کرنا جدید دور کے خودکش حملوں کی جدید صورت ہے البتہ خودکش حملوں کے اپنی ابتدائی صورت میں کئی ایک واقعات ملتے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ انسانی میں کئی ایک جماعتیں اور افراد یہ کام کرتے رہے ہیں۔ University of Chicago کے پروفیسر Robert A.Pape خودکش دہشت گردی کے بارے میں کہتے ہیں:

> Instances of suicide terrorism did occur earlier, although these were mainly suicide missions rather than suicide attacks, and were much less common than they are now. The three best known of these earlier suicide campaigns were those of the ancient Jewish Zealots, the eleventh and twelfth century Assassins, and the Japanese kamikaze during World War II. [20]

"خودکش دہشت گردی کی مثالیں ابتدا میں بھی واقع ہوئی ہیں۔ اگر چہ یہ خودکش حملوں کے بجائے خودکش مشنز تھے اور آج کے مقابلے میں بہت کم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام تھے۔ اس خود کش تحریک میں تین گروہ بہت زیادہ مشہور ہیں زیلو تیس یہودی، گیارہویں اور بارہویں صدی کے حشاشین اور دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپانی کامی کازی۔"

ہر جنگ میں کچھ افراد اپنے ملک و قوم یا مذہب کی خاطر Suicide Mission پر اپنی بہادری کے جوہر دکھاتے ہیں جہاں سے واپس آنا ان کیلئے ناممکن ہوتا ہے اور بہر صورت موت کو گلے لگا کر دشمن کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔ امریکی پروفیسر رابرٹ کے مطابق Suicide Terrorism اور Suicide Missions کے واقعات قدیم تاریخ میں بھی ملتے ہیں جن میں سر فہرست Zealots کا دہشت گرد یہودی گروہ ہے۔

زیلو تیس (Zealots) یہودیوں کا دہشت گرد گروہ

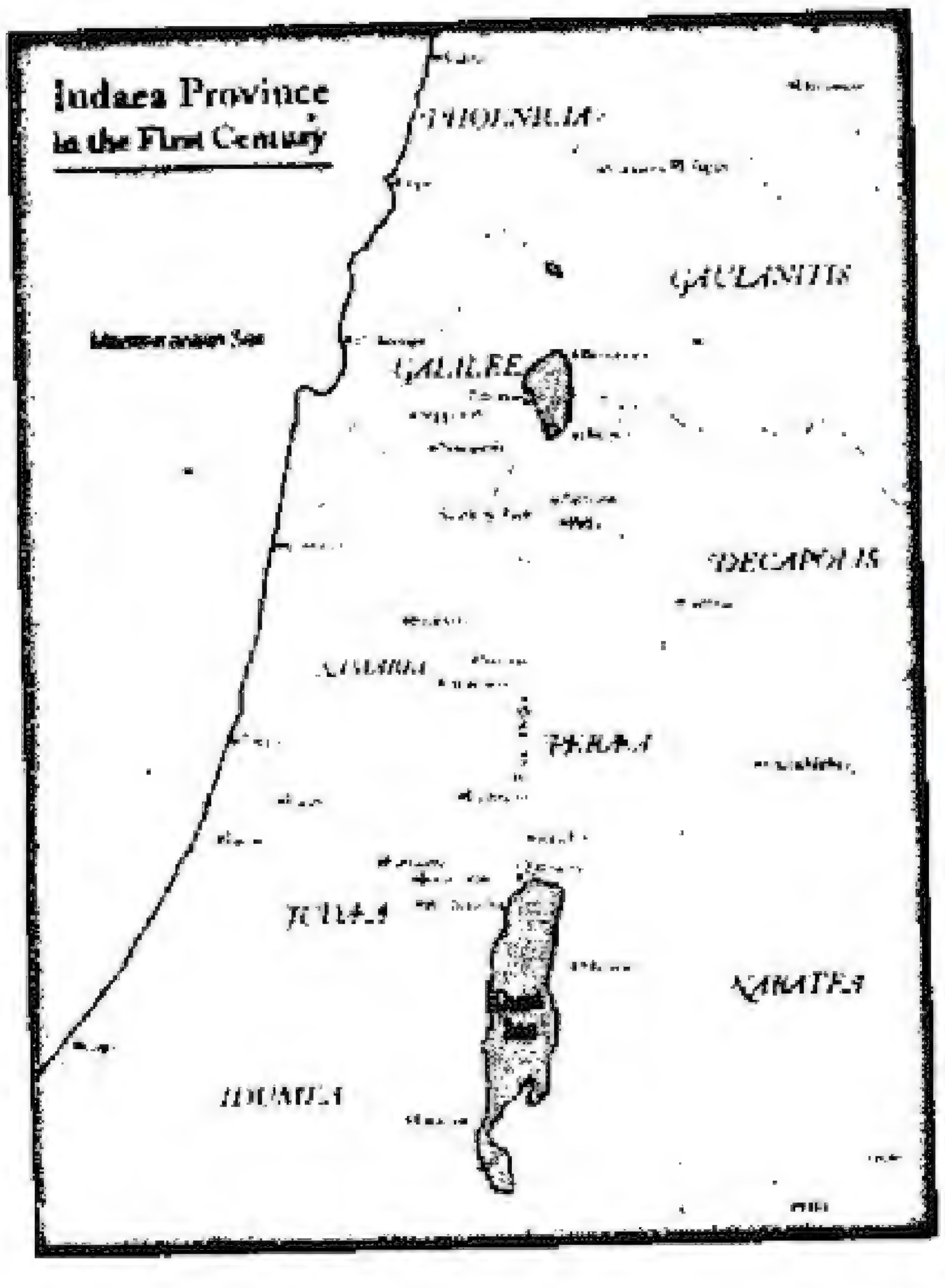

زیلو تیس (Zealots) یہودیوں کا ایک قدیم دہشت گرد خود کش گروہ ہے، جن کی کاروائیوں کا مقصد Judea یعنی یہودا کو مشرک رومیوں کے قبضے سے نجات دلانا اور ہر اس شخص کو قتل کرنا تھا جو یہودی مخالف جذبات کو پیدا کرنے میں اپنا کردار ادا کرتا تھا۔ اس گروہ نے تقریباً ۴ قبل مسیح سے لے کر A.D.77 تک اپنے مقاصد کے حصول کیلئے تشدد کو استعمال کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کئی ایک افراد کو قتل کیا۔ انہی میں پیدا ہونے والے ایک اور گروہ کا نام Sicarii ہے۔ یہ گروہ چھوٹے خنجروں سے دن دھاڑے یروشلم میں اپنے دشمنوں کو شکار کرتے اور دہشت پھیلاتے۔[21] یہ ہمیشہ خود کش مشن پر ہوتے تھے کیونکہ جوں ہی ان کو گرفتار کیا جاتا انہیں انتہائی عبرتناک طریقے سے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا اور صلیب پر چڑھا دیا جاتا یا انہیں زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ اس گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگ زندہ گرفتار ہونے کے بجائے موت کو ترجیح دیتے تھے۔ بائبل کے مطابق حضرت سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے حواری شمعون (Simon) بھی زیلوتیس Zealot تھے۔[22] اس گروہ کے بارے میں ہمارا یہ بیان کسی قسم کے تعصب پر مبنی نہیں بلکہ مغربی مصنفین کی تحقیق پر مبنی ہے۔ Robert A.Pape ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

> The world's first suicide terrorists were probably two militants Jewish revolutionary groups, the Zealots and the Sicarii. Determined to liberate Judea from Roman occupation, these groups used violence to provoke a popular uprising-which historian credit with precipitating the "Jewish War" of A.D.66-committing numerous public assassinations and other audacious acts of violence in Judea from approximately 4 B.C. to A.D.70. They attacked their victims in broad daylight in the heart of Jerusalem and other centers using small, sicklelike daggers (sicae in Latin) concealed under their cloaks. Many of these must have been suicide missions, since the killers were often immediately captured and put to death-typically tortured and then crucified or burned alive.

One of the earliest attacks was an attempt by ten

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Jewish Zealots to assassinate Herod, the ruler of Judea installed by Rome, for his role in establishing a set of institutions (such as the gymnasium and the arena, and the display of graven images of Roman emperors) that were particularly inimical to Jewish custom and law. Although the plot ultimately failed, the account of what happened when the Jews were brought before Herod presents a remarkable picture of individuals willing to die to complete their violent mission. 23

"دنیا کے سب سے پہلے خودکش دہشت گرد غالباً دو یہودی متشدد انقلابی گروہ تھے۔زیلوتیس اور Sicarii جن کا مقصد یہودا کو رومیوں کے تسلط سے آزاد کروانا تھا۔ان گروہوں نے تشدد کو اختیار کیا تاکہ عوامی بغاوت پیدا کریں جسے مؤرخین 66 عیسویں کی یہودی جنگ کا سبب خیال کرتے ہیں۔انہوں نے تقریباً 4 قبل مسیح سے 70 عیسویں تک Judea میں کئی افراد کو قتل کیا اور کئی ایک دلیرانہ تشدد کے کام کیے۔انہوں نے اپنے شکار پر دن کی روشنی میں یروشلم کے قلب اور دیگر مراکز میں درانتی نما چھوٹے خنجروں کو استعمال کرتے ہوئے (جن کو لاطینی میں Sicea کہا جاتا ہے) حملہ کیا انہیں وہ اپنے چوغوں کے نیچے چھپا لیتے۔ان میں سے کئی ایک خودکش مشنز پر ہوتے کیونکہ اکثر قاتلوں کو فوراً پکڑ لیا جاتا اور بدترین تشدد کے بعد قتل کر دیا جاتا اور مصلوب کر دیا جاتا یا زندہ جلا دیا جاتا۔ان حملوں میں سب سے پہلی کوشش دس زیلو تیسی یہودیوں کا ہیروڈ کو قتل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔جسے رومیوں نے یہودا کا حاکم مقرر کیا تھا۔اسے اس لیے مقرر کیا گیا تھا کہ اس کا ایسے ادارے قائم کرنے میں اہم کردار تھا جو خصوصاً یہودیوں کی تہذیب اور قانون کے خلاف تھے۔اگرچہ یہ منصوبہ آخرکار ناکام ہو گیا مگر جب یہودیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ہیروڈ کے سامنے لایا گیا تو جو واقع ہوا وہ ان افراد کی نمایاں تصویر پیش کرتا ہے جو مرنے کی خواہش رکھتے تھے تاکہ وہ اپنے متشددانہ مقصد کو پورا کر سکیں۔"

ان کے بارے میں رابرٹ مزید لکھتے ہیں:

The leader of the Sicarii, Eleazar, is said to have given the following speech just as the Romans were preparing for the final assault on the fortress: This grace has been given to us by God, namely to be able to die nobly and freely.....only our shared death is able to protect our wives and children from violation and slavery. . . . We, who have been brought up in this way, should set an example to others in our readiness to die..... this -suicide- is commanded by our laws. Our wives and children ask for it. God himself has sent us the necessity for it.[24]

Sicarii کے رہنما Eleazar کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے درج ذیل تقریر اس وقت کی جب رومی ان کے قلعے پر آخری حملے کی تیاری کر رہے تھے:

"یہ عزت ہمیں خدا کی طرف سے عطا کی گئی ہے یعنی عزت اور آزادی کے ساتھ مر جانا۔۔ صرف ہماری مشترکہ موت ہی اس قابل ہے کہ ہماری بیویوں اور بچوں کو بے حرمتی اور غلامی سے محفوظ رکھ سکے۔۔۔ ہمیں جنہیں اس طریقے پر گھروں میں پروان چڑھایا گیا ہے دوسروں کیلئے ایک مثال قائم کرنی چاہیے۔ ہماری مرنے کیلئے رضامندی میں یہ ۔خودکشی۔ ہماری شریعت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم ہے۔ ہماری بیویاں اور ہمارے بچے اس کا سوال کرتے ہیں۔ خدا نے خود ہمیں اس کی ضرورت ارسال فرمائی ہے۔"

ان کے بارے میں Encyclopedia of Religion and War میں ہے:

The Zealots embraced martyrdom, on the grounds that their deaths represented to God the commitment, not just of their group, but of the entire Jewish people. More practically, Zealots favored death to the imprisonment that would force them to break Jewish law and preferred the suicide of their women and children rather than have them raped or sold as slaves.This was a particular fear regarding Zealot children, who might be taken from their parents and raised as pagans.[25]

زیلو تیس نے اس وجہ سے شہادت کو قبول کیا کہ ان کی موت نے خدا کے سامنے نہ صرف اپنے گروہ بلکہ پوری یہودی قوم کی طرف سے وعدے کو پورا کیا۔ عملاً زیلو تیس نے اسیری پر موت کو ترجیح دی جس نے انہیں اس پر مجبور کیا کہ وہ یہود کے قانون کو توڑیں اور اپنی عورتوں اور بچوں کی خودکشی کو ترجیح دیں، بجائے اس کے کہ ان کے ساتھ جبراً زنا کیا جائے یا انہیں غلاموں کی طرح بیچ دیا جائے۔ یہ زیلو تیسی بچوں کیلئے خاص طور پر خوف کی بات تھی کہ ان کو ان کے والدین سے لے کر مشرک کے طور پر پروان چڑھایا جائے۔

ان تمام عبارات سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے قبل زیلو تیس نامی ایک یہودی گروہ رومی حکومت کے خلاف 'آزادی' کی جنگ لڑ رہا تھا اور ان کے طریق جنگ میں "خودکش مشن" انتہائی اہمیت کا حامل تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ پر ایک مجوسی کا خودکش حملہ

3

Suicide Terrorism جیسا ہی ایک حملہ عالم اسلام پر خلافت راشدہ کے عہد میں ہوا۔ اس Suicide Mission کے نتیجے میں اہل ایمان کے امیر المؤمنین خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔ عالم اسلام کے خلیفہ دوم کی شہادت کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ایک مجوسی غلام چکیاں بناتا تھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے روزانہ چار درہم وصول کیا کرتے تھے۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا کہ اے اہل ایمان کے امیر مغیرہ نے مجھ پر زیادہ بوجھ ڈالا ہے۔ آپ اس سے بات کریں۔۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اپنے آقا کے ساتھ احسان کرو۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ارادہ یہ تھا کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے معاملے میں بات کریں گے مگر وہ غضبناک ہو گیا اس نے کہا یہ میرے علاوہ تمام کے ساتھ عدل کرتے ہیں۔ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کے قتل کا ارادہ کر لیا اور ایک خنجر اپنے پاس دھار لگا کر زہر میں بجھا کر رکھ لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تکبیر سے قبل فرمایا کرتے تھے: اپنی صفیں سیدھی کر لو۔ ابو لولو آپ کے قریب آکر کھڑا ہو گیا اور آپ کے شانے اور پہلو میں وار کئے۔(26) آپ پر حملہ کرنے کے بعد وہ دائیں اور بائیں جس سمت بھی گیا اس خنجر نے تیرہ لوگوں کو زخمی کیا جن میں سے سات شہید ہو گئے۔ **فَلَمَّا رَأَى ذَٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ** (27) جب مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے یہ دیکھا تو اس پر ایک لمبی ٹوپی ڈال دی۔ پس جب اس موٹے عجمی کافر ابو لؤلؤ نے یہ گمان کیا کہ وہ پکڑا گیا ہے تو اس نے اپنا گلا خود کاٹ لیا۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر جب انہیں یہ بتایا گیا کہ آپ پر حملہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا مسلمان نہیں تو آپ نے فرمایا: **الحمد للہ الذي لم يجعل ميتتي بيد رجل يدعي الإسلام** (28) تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے میری موت ایک ایسے آدمی کے ہاتھ نہیں کی جو اسلام کو دعویٰ کرتا ہو۔

اس غلام کے بارے میں علامہ عینیؒ فرماتے ہیں:

كان هذا الغلام نجارا وقيل نحاتا للأحجار وكان مجوسيا وقيل كان نصرانيا (29)

وہ لڑکا بڑھئی تھا اور کہا جاتا ہے کہ وہ پتھروں کو تراشتا تھا اور وہ مجوسی تھا اور کہا گیا ہے کہ وہ نصرانی تھا۔

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ عالم اسلام میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ۱۳ ہجری میں خلیفہ بنایا گیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ۲۳ھ میں ہوئی۔ اس طرح تقریباً دس سال آپ امیر المومنین کی حیثیت سے عالم اسلام کی خدمت کرتے رہے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے مجوسی غلام ابو لؤلؤ فیروز نے نہ صرف آپ کو شہید کیا بلکہ کئی مسلمانوں کو شہید کرنے کے بعد آخر میں گرفتاری نہ دینے کے ارادے سے اپنا گلا اپنے ہاتھ سے خود کاٹ لیا۔ اس کا یہ عمل دور جدید کے خودکش حملہ آور کے ذہن کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔ کیونکہ دور جدید میں بھی خودکش حملہ آور کا اصل مقصد اپنے ہدف کو نشانہ بناتے ہوئے خود اپنی جان دے دینا ہوتا ہے۔ اپنی جان بچانے کے خوف میں اس بات کا قوی امکان ہوتا ہے کہ مجرم گرفتار ہو جائے۔ لیکن جو شخص مار کر خود مرنا چاہتا ہو، یا خود مر کر مارنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ اپنے مقصد میں زیادہ کامیاب، زیادہ نقصان دہ اور اپنے دشمن کو بے بس کر دینے والا ہوتا ہے۔ پس ایک مجوسی کا امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمانوں کو شہید کرتے ہوئے گرفتاری دینے کے بجائے خود اپنے ہاتھ سے اپنا گلا کاٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینا دور جدید کے خود کش حملوں کی ابتدائی صورت کو واضح کرتا ہے۔ اس دور میں کیونکہ ایسے آلات ایجاد نہیں ہوئے تھے کہ انسان خود کو ہلاک کرتے ہوئے دوسروں کی بھی جان لے۔ اس لئے وہ جتنے لوگوں کو شہید کر سکتا تھا اپنے زہر میں بجھے ہوئے خنجر سے اتنے مسلمانوں کو شہید کیا پھر بالآخر اپنا گلا خود اپنے ہاتھ سے کاٹ لیا۔ اس کا یہ عمل اور ارادہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر اس کے پاس بم ہوتا تو وہ یقیناً اس بم کو استعمال کرتے ہوئے کئی مسلمانوں کو مزید شہید کرتا اور اس گرفتاری کے بجائے اس دھماکے میں اپنی جان دینے کو ترجیح دیتا۔

خود کش حملوں کی جدید صورتیں اور غیر مسلم

سابقہ اوراق میں ہم نے تاریخ انسانی کے سب سے پہلے خودکش حملہ آور یہودی سمسون کے ذکر کے ساتھ خود کش مشن کی ابتدائی صورتوں کا ذکر کیا ہے۔ جس سے یہ بات مکمل طور پر واضح ہو گئی کہ دہشت گردی اور خود کش حملوں کے موجد اور ترغیب دینے والوں میں اسلام اور اہل اسلام کا نام لینا سراسر ظلم اور تاریخی حقیقت کے خلاف ہے۔ خود کش یا فدائی حملوں میں اپنی جان فدا کرنے والے کا مقصد بہر صورت اپنے ہدف کو حاصل کرنا اور دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔ کمزور گروہ یا فرد کا اپنے سے طاقتور دشمن کو نقصان پہنچانے کا یہ طریقہ دور قدیم میں بھی کسی نہ کسی صورت میں ہمیں ملتا ہے۔ تاہم دور جدید میں اس "انسانی بم" نے انتہائی جدید صورت اختیار کر لی ہے۔ بیسویں صدی میں جس گروہ نے اس طریق جنگ کا تعارف جدید انداز سے کرایا وہ جاپانی ہوا باز Kamikaze (کامی کازی) ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4

جاپانی کامی کازی (Japanese Kamikaze)

بیسویں صدی کا آغاز انسانی تاریخ کی سب سے بڑی نسل کشی سے ہوا۔ جنگ عظیم اول (1914ء تا 1918ء) اور جنگ عظیم دوم (1939ء تا 1945ء) کے نتیجے میں کم و بیش چھ کروڑ انسان لقمہ اجل بنے جبکہ زخمیوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی۔ ان جنگوں کے نتیجے میں پوری دنیا نے ناقابل تلافی نقصان اٹھایا۔ جنگ عظیم دوم میں شریک دو ممالک جاپان اور امریکہ بھی قابل ذکر ہیں۔ جاپان اور امریکہ کے درمیان لڑی جانے والی جنگ 1941ء سے 1945ء تک جاری رہی جس کا اختتام جاپان کی تباہی اور بربادی کی صورت میں ہوا۔ اس جنگ میں جاپان نے ہتھیار اس وقت ڈالے جب امریکہ نے 6 اگست کو جاپان کے شہر ہیروشیما اور 9 اگست کو ناگاساکی پر ایٹم بم گرایا۔ دوسری جنگ عظیم کا سب سے افسوسناک واقعہ یہ ہے کہ امریکہ نے جو دنیا میں دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ میں برسرپیکار ہے اور ایٹمی قوت حاصل کرنے پر کسی بھی ملک کے خلاف اعلان جنگ کرنا اپنا حق سمجھتا ہے۔ جاپان کے دو شہروں پر ایٹم بم گرائے جس کے نتیجے میں لاکھوں لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ زندہ بچنے والوں پر اس کے اثرات کس طرح نمودار ہوئے اس کے آثار جاپان کے میوزیم میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس جنگ میں جاپانی فوج کے "کامی کازی Kamikaze" نے اپنی جرأت و شجاعت کی وجہ سے بہت شہرت پائی اور جاپانی فوج کا یہی گروہ خودکش حملوں کی جدید صورتوں کا موجد سمجھا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

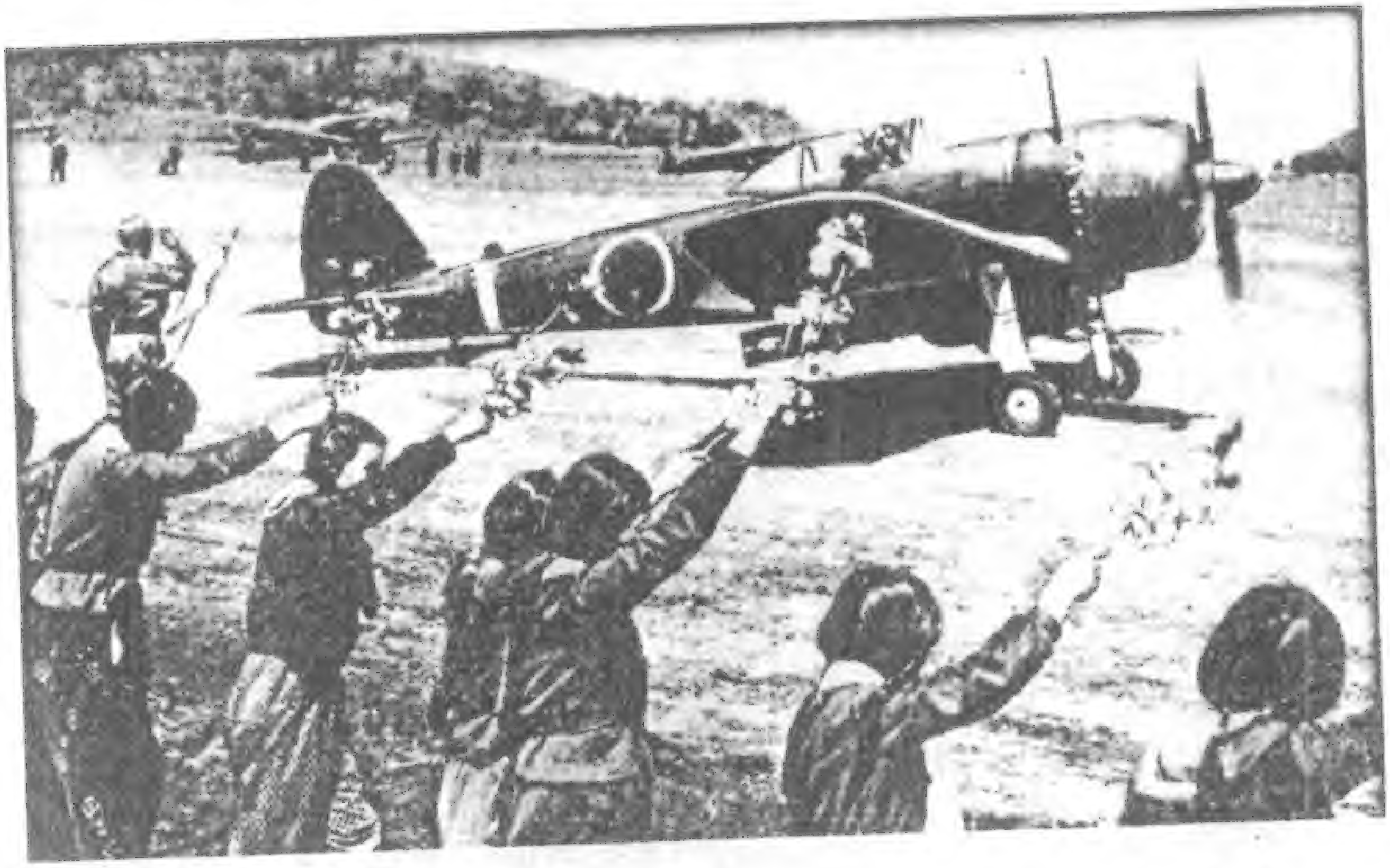

اسکول کی بچیاں کامی کازی پائیلیٹ کو cherry blossom کے ساتھ الوداع کرتے ہوئے۔

کامی کازی (Kamikaze) جاپانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی مقدس طوفان یا ہوا Divine Wind کے ہیں۔ یہ دو لفظوں پر مشتمل ہے۔ Kami کا معنی "god" خدا" جبکہ Kaze کا مطلب "wind، ہوا، طوفان" ہے۔ انتہائی غیر محتاط، اپنی جان کی پرواہ نہ کرنے والے کو بھی Kamikaze کہا جاتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں جن جاپانی ہوابازوں نے امریکی جہازوں پر حملے کیے ان کو یا ان میں استعمال کیے جانے والے جہازوں کو بھی Kamikaze کہا جاتا ہے(30) جاپانی لفظ kami قدیم جاپانی زبان کا لفظ ہے جس کی ادائیگی shin کے طور پر بھی کی جاتی ہے۔(31) جاپان کا قدیم غیر الہامی مذہب Shintoism ہے۔ اس میں لفظ Kami کی بہت اہمیت ہے۔ مبلغ اسلام حضرت مولانا ڈاکٹر محمد فضل الرحمن انصاری رحمۃ اللہ علیہ اس حوالے سے ایک جاپانی محقق Motoori کی بات نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"Speaking in general, Kami signifies, in the first

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

place, the deities of heaven and earth that appear in the ancient records and also the spirits worshipped in the shrines."

It seems hardly necessary to add that it also includes human beings. It also includes such objects as birds, beasts, trees, plants, seas, mountains, and so forth. In ancient usage, anything whatsoever, which was outside the ordinary, which possessed superior power, or which was awe-inspiring, was called Kami. Eminence here does not refer to meritorious deeds. Evil and meritorious things, if they are extra ordinary and dreadful, are called Kami.(32)

"عمومی طور پر کامی کا لفظ قدیم ریکارڈ میں موجود آسمان اور زمین کے معبودوں کی طرف اشارہ کرتا ہے اور یہ لفظ ان روحوں کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے جن کی عبادت مقبروں میں کی جاتی ہے۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اضافہ کیا جائے کہ اس میں انسان بھی شامل ہیں۔ اس میں پرندے، درندے، درخت، نباتات، سمندر اور پہاڑ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ قدیم استعمال کے مطابق کوئی بھی چیز جو خارجی طور پر عام ہو جو اعلیٰ قوت کی حامل ہو یا بہت پر جوش ہو اسے بھی کامی کہا گیا۔ یہاں عظیم ہونے سے مراد قابل تعریف اعمال نہیں ہیں۔ شیطان اور قابل توصیف چیزیں اگر زیادہ غیر معمولی ہوں اور خوفناک ہوں تو انہیں بھی کامی کہتے ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Lt Yoshinori Yamaguchi خود کش حملہ کرتے ہوئے

تاریخی اعتبار سے جاپان کے نزدیک Kamikaze کا لفظ اس وجہ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ جب تیرہویں صدی عیسویں 1274ء اور 1281ء میں منگول حکمران قبلائی خان ان پر حملہ آور ہوا تو ان کے مطابق ان کے "خدا" نے دونوں مرتبہ تیز ہوا اور طوفان سے ان کی مدد کی جس کی وجہ سے قبلائی خان کے بحری بیڑے سمندر میں ہی تباہ ہو گئے۔ جاپانی زبان میں اس تیز ہوا یا طوفان کو Kamikaze کہا جاتا ہے۔(33) Kamikaze کا لفظ دوسری جنگ عظیم میں اس وقت زیادہ عام ہوا جب جاپانی فوج کے ایک گروہ نے خود کش فضائی اور بحری حملوں کے ذریعے اپنے ملک کا دفاع کرنے کی کوشش کی۔ یہ حملے 25 اکتوبر 1944ء سے 15 اگست 1945ء تک جاری رہے جس میں تقریباً 3843 ہوابازوں نے اپنی جان دی۔ یہ خود کش حملے اگرچہ امریکہ کو شکست نہ دے سکے تاہم ان سے امریکہ کے 375 بحری جہاز ناکارہ اور غرق ہوئے اور تقریباً 12300 امریکیوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اس کے علاوہ 12300

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امریکی فوجی زخمی بھی ہوئے۔(34) اس کے بارے میں Emiko Ohuki نے لکھا ہے:

> Near the end of World War II when the American invasion of Japan homeland seemed imminent Onishi Takijiro a navy vice-admiral invented the takko-tai (Kamikaze) operations which made use of powered airplanes, gliders and submarine torpedoes. None was equipped with the means of returning to base. The airplanes best known among the takko-tai operations flew closed to water to avoid detection by radar the under water torpedoes called "human torpedoes" were carried by submarine closed to the target. After they had been launched to avoid detection the pilots made the last stretch toward the moving American ships without aid of Periscope In the final analysis, Onishi and his right hand men thought the Japanese soul, which had been built up to possess a unique strength to face death without hesitation, was the only mean available the Japanese to bring about a miracle when the homeland was surrounded by American aircraft carriers whose sophisticated radar prevented any other method to destroy them.(35)

"جنگ عظیم دوم کے اختتام پر جب جاپانی سرزمین پر امریکہ کا حملہ قریب ہوا تو Onishi Takijiro نیوی کے وائس ایڈمرل نے takko-tai(Kamikaze) آپریشنز ایجاد کیے جس میں انجن والے ہوائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاز، ہوا کے دباؤ سے اڑنے والا طیارہ اور آبدوز گولے استعمال کیے۔ ان میں سے کوئی ایسے ذرائع سے لیس نہ تھا جو ان کو واپس مرکز تک لے آئے۔ ہوائی جہاز کامی کازی حملوں میں پانی کے قریب اڑتے تھے تاکہ ریڈار ان کا سراغ نہ لگا سکے۔ پانی کے اندر تارپیڈو کو انسانی تارپیڈو کہا جاتا ہے۔ آبدوز انہیں اٹھا کر اپنے ہدف تک لے جاتی تھی۔ اپنے اتارے جانے کے بعد ریڈار سے بچتے ہوئے ہوا باز حرکت کرتے ہوئے امریکی جہاز کی طرف بغیر Periscope کی مدد سے جاتے۔ آخری تجزیے میں Onishi Takijiro اور اس کے دس راست آدمیوں نے ان جاپانیوں کی روحوں کا خیال باندھا جنہیں اس لیے تیار کیا گیا تھا کہ وہ ایک منفرد قوت کی حامل ہوں جو موت کا سامنا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کر سکیں۔ جاپانیوں کیلئے یہ آخری دستیاب ذریعہ تھا جس کے ذریعے وہ معجزہ دکھا سکتے تھے جب وطن کی سرزمین امریکی بیڑوں سے گھری ہوئی تھی۔ جس کے عظیم ریڈار نے ہر ایک طریقے کو روکا ہوا تھا جو ان کو تباہ کر سکے۔"

سب سے پہلا حکومت سے منظور شدہ خود کش حملہ جس کامی کازی نے کیا اس کا نام Lt Yukio Seki تھا۔ ایڈمرل Takijiro Onishi نے پائلٹس کو روانہ کرتے وقت کہا:

> Japan is in grave danger (he began) the salvation of our country is now beyond the powers of ministers of state, or the general staff, and lowly commander like myself. Therefore on behalf of our 100 million country men, I ask of you this sacrifice and pray for your success. Regrettably, we will not be able to tell you the results. But I shall watch your efforts to the end and report your deeds to the throne. You may all rest

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

assured on this point.....you are already gods, without earthly desires. You are going to enter on a long sleep. (36)

"جاپان سنگین خطرے میں ہے اس نے شروع کرتے ہوئے کہا، ہمارے ملک کی سلامتی اور نجات ریاست کے وزراء اور جنرل سٹاف کی قوت اور مجھ جیسے نچلے درجے کے کمانڈر کی قوت سے باہر ہے۔ میں آپ سے اس قربانی کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی کامیابی کیلئے دعا کرتا ہوں۔ افسوس ناک طور پر ہم کو نتائج نہیں بتا سکتے لیکن میں آپ کی کاوشوں کا اختتام تک مشاہدہ کروں گا اور بادشاہ کو آپ کے اعمال کی خبر دوں گا۔ آپ سب کو اس نکتے کا تعین کرنا چاہیے کہ آپ تمام۔۔۔اب خدا ہیں، تمام زمینی خواہشات سے پاک۔ تم ایک لمبی نیند میں داخل ہونے جا رہے ہو۔"

Christoph Reuter ایڈمرل کا ایک بیان نقل کرتا ہوئے لکھتا ہے:

The salvation of our country lies in the hands of God's soldiers. The only way to destroy our opponents fleet and thus get back on the road to victory is for our young men to sacrifice their lives by crashing their aircraft on enemy ships. (37)

"ہمارے ملک کی نجات خدا کے سپاہیوں کے ہاتھ میں ہے۔ ہمارے دشمن کے بیڑوں کو تباہ کرنے کا واحد راستہ اور فتح کے راستے پر واپس آنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمارے جوان اپنی جانوں کو اس طرح قربان کر دیں کہ اپنے جہازوں کو دشمن کے بحری جہازوں سے ٹکرا دیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیحی جاپانی خودکش حملہ آور

جاپانی خودکش حملہ آوروں میں مسیحیت سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شامل تھے۔ اس وقت جاپان کی آبادی میں دو فیصد مسیحی موجود تھے ان خودکش حملہ آوروں میں پروٹسنٹ اور کاتھولیک دونوں شامل تھے۔(38) امریکی ایجنسیز کے تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ جاپان کے کامی کازی پائلٹس میں مسیحی بھی شامل تھے مگر وہ اس خودکشی کو گناہ کے بجائے ملک سے وفاداری خیال کرتے تھے۔ اسی لیے انہیں اپنی جان لینے پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ ان مسیحی خودکش حملہ آوروں میں Esign Tsukuru Kyoji Fukuya, Ichizo Hayashi, Koshiro Ishizuka, Takamasa Suzuki اور Hayashiichi قابل ذکر ہیں۔ (39) رابرٹ اے پیپ کے مطابق کامی کازی کو عمومی طور پر دہشت گرد خیال نہیں کیا جاتا کیونکہ انہوں نے صرف متحارب امریکی فوجیوں کو نشانہ بنایا تھا اور ان کے یہ حملے ایک منظم قومی حکومت سے منظور شدہ تھے۔ تاہم وہ امریکہ کو مذاکرات کرنے پر مجبور کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس وقت "کامی کازی" جاپان کیلئے دستیاب سب سے موثر اور خطرناک ہتھیار تھے۔ U.S Strategic Bombing Survey کے مطابق کامی کازی حملہ اس وقت کے حالات میں ہیبت ناک، موثر اور عملی اقدام تھا۔(40)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامی کازی ہوا باز

مشرق وسطیٰ کا سب سے پہلا خود کش حملہ

30 مئی 1972ء کو مشرق وسطیٰ کا پہلا خود کش حملہ تین جاپانیوں نے تل ابیب کے قریب بن گورین ایئر پورٹ پر کیا جس کے نتیجے میں 26 افراد ہلاک ہوئے۔ ان تین حملہ آوروں میں سے ایک حملہ آور کو زندہ گرفتار کر لیا گیا۔(41) اس حملے میں 17 عیسائی، ایک کینیڈین اور آٹھ اسرائیلی بشمول Aharon Katzir پروٹین بائیو فزیسٹ سربراہ Israeli National Academy of Sciences ہلاک ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1972 Lod Airport Massacre

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Liberation Tigers of Tamil Eelam(LTTE)

تامل ٹائیگرز

تامل ٹائیگرز (Liberation Tigers of Tamil Eelam (LTTE) سری لنکا کی علیحدگی پسند دہشت گرد تنظیم ہے جس نے تاریخی طور پر سب سے زیادہ خودکش حملے کیے ہیں۔

Eelam سری لنکا کا تامل نام ہے۔ Tamil Eelam تامل باغیوں کی طرف سے سری لنکا کے شمالی اور مشرقی حصے کو دیا گیا غیر سرکاری نام ہے جسے وہ سری لنکا حکومت سے چھین کر الگ کرنا چاہتے تھے۔ 1987ء سے لے کر 2001ء تک اس گروہ نے 76 خودکش حملے کیے۔ جن میں 143 مردوں اور عورتوں نے حصہ لیا(42) یہ گروہ Marxist-Leninist اور لادین ہے جس سے تعلق رکھنے والے مرد اور خواتین ہندو خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔(43) 2009ء میں ان کی بغاوت کو مکمل طور پر کچل دیا گیا اور ان کا رہنما Velupillai Prabhakran 18 مئی 2009ء کو مارا گیا۔

اس جماعت کا ایک گروہ جس کا نام Black Tigers ہے، خودکش دھماکوں کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ اس گروہ نے خودکش حملوں کے نتیجے میں 901 افراد کو قتل کیا۔ انہوں نے 1991ء میں بھارت کے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور 1993ء میں سری لنکا کے صدر Ranasinghe Premadasa کو بھی خود کش حملوں میں ہلاک کیا۔(44)

سری لنکا کے صدر

Velupillai Prabhakran

سری لنکا نے 1948ء میں برطانوی راج سے آزادی حاصل کی اور 1972ء میں ایک جمہوری ریاست کے طور پر سامنے آیا۔ سری لنکا میں 72 فی صد سنہالی (بدھ مت)، 18 فی صد تامل (ہندو) اور 8 فی صد دیگر اقوام لے لوگ ہیں جن میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔(45) سری لنکا میں موجود تامل دراصل برطانوی سامراج کے دور میں انیسویں صدی کے وسط میں انڈیا سے سائیلون میں آباد کیے گئے۔ 1972ء سے قبل سری لنکا کو سائیلون کہا جاتا تھا۔ سنہالیوں نے اپنی اکثریت کی وجہ سے تامل قوم کے افراد کے حقوق غصب کیے اور انہیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا۔ مسلسل ظلم و ستم کی وجہ سے تامل میں احساس محرومی نے جنم لیا پھر یہی احساس آہستہ آہستہ تشدد کی صورت اختیار کر گیا۔(46) تامل میں یہ احساس شدت اختیار کر تا گیا کہ سنہالی تامل قوم کی قومی شناخت کو ختم کرنا چاہتے ہیں جس کے پیچھے بدھ مذہب کے مقاصد کار فرما ہیں۔ اپنے حقوق، قومی شناخت کی حفاظت اور حکومتی مظالم کے خلاف 1972ء میں تامل طلبا نے کام شروع کیا جو 1976ء میں باقاعدہ تامل ٹائیگرز LTTE کی صورت اختیار کر گئی۔ سری لنکا میں پہلا خود کش حملہ 5 جولائی 1987ء میں کیا گیا جس میں بارود سے بھرا ایک ٹرک سنہالی فوجیوں کی بیرک سے ٹکرایا گیا جس کے نتیجے میں ستر (70) فوجی مارے گئے۔ اس پہلے خود کش حملہ آور کا نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیپٹن ملر تھا۔(47) اس واقعے کے بعد سے سری لنکا میں باقاعدہ خانہ جنگی کا آغاز ہو گیا اور سری لنکا کی حکومت نے قوت اور طاقت کے زور پر اس بغاوت کو کچلنا شروع کر دیا۔(48) اس پہلے خودکش حملے کے دن کو تامل یادگار کے طور پر مناتے ہیں۔ رابرٹ اے پیپ لکھتے ہیں:

Like other suicide terrorist groups LTTE seeks to glorify suicide attackers after their death by displaying their pictures on posters and holding public processions with pomp and pageantry (singing is common) in their honor. Since 1990 the LTTE has held annual public ceremonies to venerate its "martyrs". In Jaffna July 5, is called "Heroes Day" in memory of the first black Tiger attack. On this day Prabhakaran gives a speech commemorating the Black Tigers and others who have made especially heroic sacrifices for the cause of Tamil independence. In 1993 he said" Our martyrs die in the arena of struggle with the intense passion for the freedom of their people, fought for the liberation of their homeland and therefore the death of every martyr constitutes a brave act of enunciation of freedom. (49)

"دیگر خودکش دہشت گرد گروہوں کی طرح LTTE خودکش حملہ آوروں کی موت کے بعد ان کی تعظیم اس طور پر کرتے ہیں کہ ان کی تعظیم میں ان کی تصاویر پوسٹرز پر لگائی جاتی ہیں اور شان و شوکت کے ساتھ جلوس (عام طور پر گانا گاتے ہوئے) نکالے جاتے ہیں۔ 1990ء سے LTTE کی اپنے شہداء کی تعظیم کیلئے سالانہ عوامی تہوار مناتے ہیں۔ 5 جولائی کا دن جیفنا میں بلیک ٹیگرز کی یاد میں "بہادروں کا دن" کہا جاتا ہے۔ اس دن پر ابھاکرن بلیک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹائیگرز ان لوگوں کی یاد میں جنہوں نے تامل کی آزادی کیلئے اپنی قربانیاں پیش کیں ایک تقریر کرتا ہے۔ 1993ء میں اس نے کہا ہمارے شہدا کوشش کے میدان میں اپنی قوم کی آزادی کیلئے بہت زیادہ شوق و جذبے کے ساتھ اپنی جان دیتے ہیں۔ وہ اپنے وطن کیلئے لڑے ہیں۔ اس لیے ہر ایک شہید کی موت آزادی کے اعلان کے دلیرانہ عمل کی بنیاد رکھتی ہے۔"

Christophe Reuter اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

Brain washing methods have played a significant role in the Tamil Tiger organization in its training camps, one hears heroic songs blaring from loud speakers from dusk to dawn. LTTE recruits are not allowed to marry; they are already married to the"Tamil Elam". Nor are they allowed to have sex, for anyone who is chaste and who saves his sperm bestows a magical potency on it or gives it super human power which are then set free at the critical moment. The highest goal drummed repeatedly onto the heads of the youths is to be ready to die for the common cause. "The greatest disgrace is to be caught alive by the enemy", teaches their leader Prabhakaran, and the higest honor is to be invited by him to a"last supper" _an opulent meal normally available only to those who have been chosen for a suicide attack. As Hindus, the Tamils do not look forward to the prospect for a paradise "beyond"........Female units have been included in battles since 1984 and Tamil Tigers training camps have been in place since 1987, with the first woman commanding a rebel unit in

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1990........but women more easily conceal bombs under their cloths by, for example passing themselves off as pregnant. (50)

"ذہنی صفائی کے طریقوں نے تامل ٹائیگرز کی جماعت میں ان کے تربیتی کیمپس میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ایک شخص دلیرانہ گانے سنتا ہے۔جن کو صبح و شام لاؤڈ سپیکرز پر بجایا جاتا ہے۔LTTE میں بھرتی ہونے والوں کو شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ان کی پہلے ہی تامل ایلام کے ساتھ شادی کر دی جاتی ہے اور نہ ہی انہیں جنسی خواہش کو پورا کرنے کی اجازت ہے۔وہ شخص جو پارسا ہو،اور جو اپنے ان جراثیموں کو محفوظ رکھتا ہو اس پر (اسے)ایک جادوئی مردانہ قوت عطا ہوتی ہے یا اسے انسانی قدرت سے ماورا ایک قوت ملتی ہے جسے نازک لمحے پر آزاد کر دیا جاتا ہے۔سب سے عظیم ترین مقصد جو بار بار نوجوانوں کے ذہن میں بٹھایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مشترکہ مقصد کیلئے جان دینے کو تیار ہے۔سب سے زیادہ ذلت یہ ہے کہ دشمن کے پاس زندہ گرفتار ہو جائے یہ بات ان کا رہنما پربھاکرن سکھاتا ہے۔اور سب سے زیادہ عزت یہ ہے کہ وہ کسی کو آخری رات کے کھانے پر بلا لے جو عام طور پر ایک پر تعیش کھانا ہوتا ہے صرف ان کیلئے جن کو خودکش حملے کیلئے منتخب کر لیا ہو۔ہندو کی حیثیت سے تامل ماورا جنت کی امید کیلئے قربانی نہیں دیتے۔۔۔۔1984ء سے عورتوں کے یونٹ بھی شامل کیے گئے ہیں اور تامل ٹائیگرز کے کیمپس 1987ء سے موجود رہے ہیں۔۔۔۔۔1990ء میں سب سے پہلی عورت ایک بغاوت کی رہنمائی کرتی رہی ہے۔۔۔۔ لیکن عورتیں زیادہ آسانی سے بموں کو اپنے کپڑوں کے نیچے چھپا لیتی ہیں۔مثال کے طور پر حاملہ عورت کے طور پر گزر جانا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھارت کا کردار

سری لنکا میں برپا خانہ جنگی کے حوالے سے بھارت کا کردار اپنی عادت کے مطابق انتہائی منافقانہ رہا۔ سری لنکا میں برپا اس بغاوت کو ہوا دینے اور حکومت کے خلاف باغیوں کی اسلحہ سے مدد کرنے میں بھارت پیش پیش رہا ہے۔ 1987ء سے 1990ء تک بھارت نے LTTE کو بزور غیر مسلح کرنے کی کوشش کی۔ تاہم جب سنہالی اور تامل نے یہ جان لیا کہ بھارت امن قائم کرنے کی آڑ میں سری لنکا کو تباہ و برباد کر کے اس کے حصے بخرے کرنا چاہتا ہے تو انہوں نے مل کر بھارت کا مقابلہ کیا جس کی وجہ سے بھارت کو واپس نکلنا پڑا۔ سری لنکا میں مارچ 1988ء تک بھارتی فوجیوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ بھارتی فوجیوں نے تین سے چار ہزار تامل شہریوں کا قتل عام کیا اور لاتعداد تامل عورتوں کی عصمت دری کی۔ اس درندگی کے نتائج سری لنکا میں ہونے والی خانہ جنگی سے زیادہ بھیانک تھے۔ ایک تامل متشدد نے کہا کہ IPKF(Indian Peace keeping Force) سری لنکا کی آرمی سے زیادہ خطرناک و ظالم ہے۔ ایک اور تامل جنگجو کا کہنا ہے:

> What horrified the Tamil people was the brutal and ruthless manner the Indian troops conducted the military compaign in callous disregard to human life and property . . . . . innocent civilians including women and children were massacred in a most barbaric manner. Houses were destroyed, temples desecrated, and shops looted. The worst crime committed by the Indian troops was the rap of the Tamil women. Hundreds of Tamil women were raped brutally and most of them were done to death after sexual violence. This

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

brutality deeply wounded the sentiments of the people and the hate for the Indian Army became widespread. The IPKF received the motto as the innocent people killing force. (51)

"جس چیز نے تامل قوم کو خوفزدہ کر دیا وہ بھارتی فوج کا ظالمانہ اور جابرانہ رویہ تھا۔ جو انہوں نے فوجی مہم کے دوران انسانی جان و مال کی ذلت کرتے ہوئے اختیار کیا۔ معصوم شہری بشمول عورتوں اور بچوں کا قتل عام بہت سفاکانہ طریقے سے کیا گیا۔ گھروں کو تباہ کر دیا گیا۔ عبادت گاہوں کی بے ادبی کی گئی اور دکانوں کو لوٹا گیا۔ سب سے بڑا جرم جس کا ارتکاب بھارتی فوج نے کیا وہ تامل عورتوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی کرنا ہے۔ سینکڑوں تامل عورتوں کے ساتھ ظالمانہ طریقے سے اجتماعی زیادتی کی گئی اور ان میں سے اکثر کو جنسی تشدد کے بعد قتل کر دیا گیا۔ اس ظلم نے لوگوں کے جذبات کو گہرائی کے ساتھ مجروح کیا اور بھارتی فوج کے خلاف نفرت بہت زیادہ پھیل گئی۔ IPKF کا مقصد معصوم لوگوں کو قتل کرنا بن گیا۔

بھارت کے منافقانہ رویے کے بارے میں ایک اور باغی کا کہنا ہے:

Neither the Tamil people nor the LTTE anticipated even in their wildest dreams, a war with India. For the Tamils, India was their protector, guardian and saviour and the presence of the Indian troops was looked upon as an instrument of peace and love. For the LTTE. India was their promoter, a friendly power who provided sanctuary and arm resistance. an ally who respected its role in the liberation war and recognized its political importance. Therefore. the Indian decision to launch a war against the

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

LTTE shook the Tamil nation by surprise and anguish. (52)

"نہ تو تامل قوم نے اور نہ ہی LTTE نے کبھی مستقبل میں خوابوں میں بھارت کے ساتھ جنگ کا سوچا تھا۔ تامل کیلئے بھارت ان کا محافظ، سرپرست اور نجات دہندہ تھا اور بھارتی فوج کی موجودگی کو امن اور محبت کے آلہ کے طور پر دیکھا گیا۔ LTTE کیلئے بھارت مددگار اور ایک ایسی معاون قوت تھا جس نے انہیں مقدس مقام اور فوجی معاونت فراہم کی تھی۔ ایک ایسا اتحادی تھا جس نے ان کے کردار کی جنگ آزادی میں عزت کی تھی اور ان کی سیاسی اہمیت کو قبول کیا تھا اس لیے بھارت کا LTTE کے خلاف جنگ کے فیصلے نے تامل قوم کو حیرانگی اور سخت اذیت کے ساتھ ہلا دیا تھا۔"

سری لنکا سے فوجیں نکالنے کے بعد جب بھارت کے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی نے دوبارہ سری لنکا میں بھارتی فوج بھیجنے پر اپنی الیکشن مہم کی بنیاد ڈالی تو ایک تامل خودکش حملہ آور لڑکی نے 19 مئی 1991ء کو راجیو گاندھی کو خودکش حملے میں ہلاک کر دیا۔ اس لڑکی کا نام Dhanu تھا۔ یہ لڑکی بھارتی فوج کی اجتماعی زیادتی کا شکار ہو چکی تھی اور بھارتی فوج نے اس کے گھر کو لوٹنے کے ساتھ ساتھ اس کے چار بھائیوں کو بھی قتل کیا تھا۔ (53)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکھ خودکش حملہ آور

سکھوں کا وطن بھارت کے صوبہ پنجاب میں ہے۔ سکھ مت کی ابتدا اسی صوبے سے ہوئی جس کے بانی بابا گرونانک (1469-1539) تھے۔ بھارتی حکومت کی طرف سے کیے جانے والے مظالم اور ان کے مقدس مذہبی مقامات کی توہین کی وجہ سے سکھوں میں علیحدگی پسند اور متشدد تنظیموں نے جنم لیا جن میں Babbar Khalsa قابل ذکر ہے۔

3 جون 1984 میں بھارتی فوج نے امرتسر میں سکھوں کے مقدس ترین مذہبی مقام Golden Temple پر انتہائی شدید حملہ کیا جسے Operation Blue Star کا نام دیا گیا۔ اس حملے کا مقصد سکھوں کی ایک انتہا پسند تنظیم کو ختم کرنا تھا جس کا رہنما Sanat Jarnail Singh Bhindranwale تھا۔ اس حملے میں Bhindranwale سمیت تقریباً 492 دیگر سکھوں کو قتل کیا گیا اور عبادت گاہ کے کئی حصوں کو منہدم کر دیا گیا۔ اس آپریشن کے بعد بھارتی آرمی نے Operation Woodros کا آغاز کیا جس میں ہزاروں ان معصوم سکھوں کے گھروں میں گھس کر انہیں گرفتار کیا گیا جنہوں نے کوئی جرم نہ کیا تھا۔(54) اس ظلم کے نتیجے میں سکھوں کے اندر انتقام کی آگ بھڑک اٹھی اور کئی ایک متشدد گروہوں نے منظم ہو کر اپنے حقوق کیلئے کام شروع کر دیا۔ 1984ء میں اندرا گاندھی کو اس کے دو سکھ محافظوں نے ہی قتل کر دیا جو خود کش مشن پر تھے۔ اسے قتل کرنے کے بعد ان دونوں نے بھاگنے کی کوشش نہیں کی بلکہ

Dhanu

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اپنا اسلحہ پھینک دیا اور کہا "جو ہمیں کرنا تھا وہ ہم نے کر لیا اب تم جو چاہو کر سکتے ہو" اس کے بعد ان دونوں کو بھی قتل کر دیا گیا۔ 1984ء سے 1990ء کے عرصے میں ہزاروں سکھ انتہاپسند تنظیموں میں شامل ہوئے۔ جن میں درج ذیل قابل ذکر ہیں:

- Babbar Khalsa International(BKI)

- Khalistan Commando Force(KCF)
- Khalistan Liberation Force(KLF)
- Bhindranwale Tiger Force of Khalistan(BTFK)
- All- India Sikh Students Federation

ان تنظیموں کی طرف سے جو خود کش حملے کیے گئے ان میں سب سے پہلا خود کش حملہ 1993ء میں کیا گیا جبکہ دوسرا 1995ء میں اور مزید دو 1999ء اور 2000ء میں کیے گئے۔(55) 31 اگست 1995ء میں دلاور سنگھ نامی ایک خود کش حملہ آور نے پنجاب کے چیف منسٹر Benat Singh کو خود کش حملے میں ہلاک کیا۔ اس خود کش حملے میں ان کے ساتھ ۱۵ محافظ بھی ہلاک ہوئے۔ خود کش حملے سے قبل دلاور نے ... یا کہ میں نے یہ قربانی "شہدا" کی یاد میں دی ہے۔ ان کا تعلق BKI سے تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

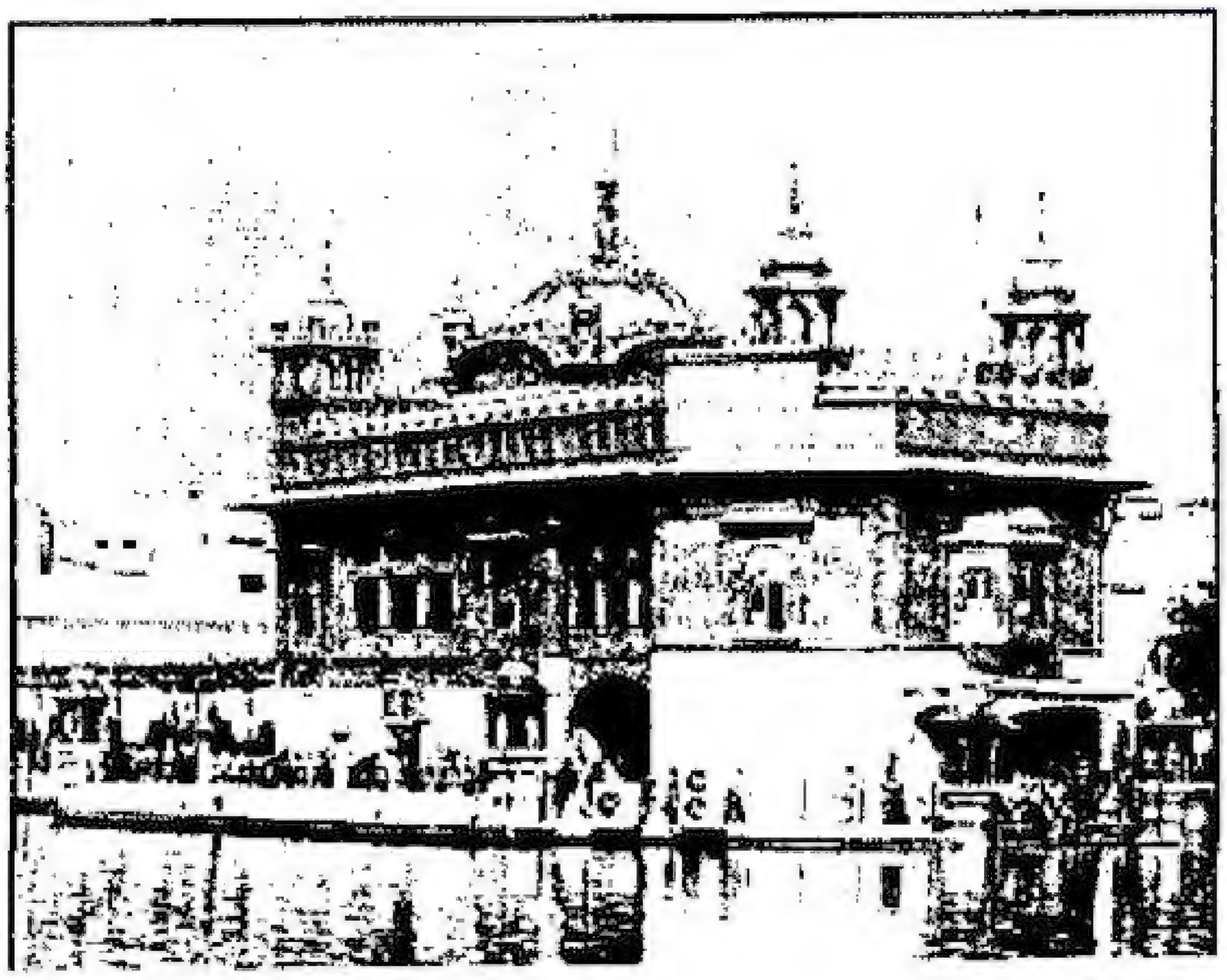

گولڈن ٹیمپل

Dr. Gurmit Singh Aulakh کہتا ہے:

The Indian government wants to break the will of the Sikh Nation and enslave them forever, making Sikhism a part of Hinduism. This can only be stopped if we free Punjab from Delhi's control and reestablish a sovereign, independent country, as declared on October 7, 1987. We must recommit ourselves to freeing our homeland, Punjab, Khalistan. Raise slogans of "Khalsa Bagi Yan Badshah," "Raj Kare Ga Khalsa," "Khalistan Zindabad," and "India out of Khalistan." -------------------- In spite of India's best efforts, they cannot arrest all of us. Their jails are overflowing as it is. We must keep the pressure on every day to force India to withdraw from our homeland and allow the glow of freedom in Khalistan.(57)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بھارتی حکومت چاہتی ہے کہ سکھ قوم کی قوت ارادی کو توڑ دے اور انہیں ہمیشہ کیلئے سکھ مت کو ہندومت کا حصہ بناتے ہوئے غلام بنائے۔ یہ صرف اسی صورت میں روکا جا سکتا ہے اگر ہم پنجاب کو دہلی کے تسلط سے آزاد کروالیں اور ایک آزاد اور خودمختار ملک کا قیام کر لیں جیسا کہ 7 اکتوبر 1987ء کو اعلان کیا گیا۔ ہمیں لازمی طور پر اپنے آپ کو اپنے وطن، پنجاب۔ خالصتان۔ کو آزاد کروانے کیلئے قربان کرنا پڑے گا۔ یہ نعرے لگاؤ "Khalsa Bagi Yan Badshah, اور راج کرے گا خالصہ اور انڈیا خالصتان کے باہر ہے"۔ بھارت اپنی بہترین کاوشوں کے باوجود تمام کو گرفتار نہیں کر سکتا۔ ان کے جیل بھر چکے ہیں۔ ہمیں ہر دن بھارت پر دباؤ ڈالنا چاہیے کہ وہ ہمارے وطن سے نکل جائے اور خالصتان میں آزادی کی چمک کی اجازت دیں۔"

KFC کارکن Jasvinder Singh کہتا ہے:

We were, ourselves, aware, of our shahidi (martydom) and sacrifice but we always thought India to be our country. We never questioned it....! At the time of Operation Blue Star, I was 16....Suddenly all our villages were surrounded by the army... We started realizing we are not safe – neither ourselves nor our religion. Later, when we went to the [Golden Temple], we saw the marks of the bullets. Bloodstains were still visible...[The Indian government] ruined them[the temple buildings] in order to rid the Sikh mind of the notion that they are a nation. Many buildings were destroyed simply to destroy the culture........ Everyone understood that if it means saving Sikhism, one had to sacrifice. (58)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہم اپنی شہادت اور قربانی کے بارے میں آگاہ ہیں لیکن ہم نے ہمیشہ بھارت کو اپنا ملک سمجھا ہے۔ ہم نے کبھی اس پر سوال نہیں کیا۔ آپریشن بلیو سٹار کے وقت میں 16 سال کا تھا اچانک ہمارے تمام قصبات کا فوج نے محاصرہ کر لیا۔ ہم نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا کہ ہم محفوظ نہیں ہیں۔ نہ ہم اور نہ ہمارا مذہب۔ بعد میں جب ہم گولڈن ٹیمپل گئے ہم نے وہاں گولیوں کے نشانات دیکھے۔ خون کے دھبے ابھی تک دیکھے جا سکتے تھے۔ بھارتی حکومت نے مندر کی عمارتوں کو تباہ کر دیا تاکہ سکھ قوم کے ذہن سے یہ بات نکالی جا سکے کہ وہ ایک قوم ہیں۔ کئی ایک عمارتوں کو تباہ کر دیا گیا تاکہ ثقافت کو ختم کر دیا جائے۔ ہر ایک نے یہ سمجھ لیا کہ سکھ مت کی حفاظت کرنی ہے تو اپنی قربانی دینا ہو گی۔"

اس آپریشن میں اپنے لوگوں کے قتل عام اور مذہبی مقامات کی توہین کی وجہ سے سکھوں نے اپنا بدلہ اس صورت میں لیا کہ 31 اکتوبر 1984ء کو پرائم منسٹر اندرا گاندھی کو اس کے دو سکھ محافظوں نے اس کے اپنے ہی گھر میں گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد سکھوں کو گھروں سے نکال نکال کر ہندوؤں نے خالصتان مانگنے اور اندرا گاندھی کو قتل کرنے کی پاداش میں اتنی بے دردی سے قتل کیا کہ اس کیفیت کو قلم سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں ثریا حفیظ الرحمن جو ان تمام حالات کی چشم دید گواہ ہیں ان کی کتاب سے چند اقتباسات ذکر کرنا مناسب ہو گا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دوسرے دن صبح دس بجے کے قریب میرے شوہر باہر جانے کیلئے تیار ہوئے تو دونوں مہمانوں نے بتایا کہ انہوں نے صدر بازار کے ایک گھر سے اپنا کچھ سامان لینا ہے۔انہوں نے ٹیلی فون کر کے ادھر کے حالات پوچھے تو جواب ملا کہ صدر بازار کے سارے علاقہ میں آتش زنی اور لوٹ مار کا بازار گرم ہے،سڑکیں سرداروں کی لاشوں سے پٹی پڑی ہیں۔ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہے۔اس وقت تو سرداروں کو گھروں سے نکال نکال کر بجلی کے کھمبوں سے باندھ کر زندہ جلایا جا رہا ہے۔"

"خیر جب گھر سے نکلے تو ہر طرف گہرے کالے دھوئیں کے بادل چھا رہے تھے۔سڑکوں پر جا بجا موٹروں کی شیشوں کی کرچیاں بکھری پڑی تھیں۔جلی ہوئی کاریں،بسیں،ٹرک،سکوٹر اور آئل ٹینکر راستہ روکے ہوئے تھے۔سرداروں کی املاک شعلوں کی نذر ہو رہی تھیں،دوکانیں لوٹی جا رہی تھیں اور جگہ جگہ سرداروں کو کھمبوں سے باندھ کر پیٹرول چھڑک کر زندہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلایا جا رہا تھا۔ کوئلہ ہوئے ٹیکسی سٹینڈز اور ٹیکسیاں شمشان بھومیوں کے مناظر پیش کر رہے تھے۔ سکھوں کو زندہ جلانے کیلئے پٹرول، مٹی کا تیل اور گن پوڈر، بے تحاشہ استعمال ہو رہا تھا۔"

"جمعہ دو نومبر کی رات بہت ہولناک تھی۔ پرانے شہر میں پوری طرح کرفیو لگا ہوا تھا۔ نئی دہلی میں بھی کئی جگہوں پر کرفیو نافذ تھا۔ لیکن ٹرانس یمنا کی حالت تو حشر کے میدان میں یوم حساب کا منظر پیش کر رہی تھی۔ سکھ چنڈال پوریاں یعنی نو آباد سکھ کالونیاں صفحہ ہستی سے مٹا دی گئی تھیں۔ گلیوں بازاروں میں سکھ خاندانوں کی متعفن لاشیں کتے اور سور بھنبھوڑ رہے تھے۔ بچی کچھی سردارنیاں چیتھڑے لٹکائے پاگل ہو کر سڑکوں پر ماری ماری پھر رہی تھیں۔ نئی نویلی دلہنوں کے سہاگ لٹ چکے تھے اور غنڈے ان کے جسموں کو نوچ نوچ کر اور کاٹ کاٹ کر کتوں کے آگے ڈال رہے تھے۔ ایسی قتل و غارت گری ہوئی کہ ہر بستی مذبح خانہ بن گئی۔ ٹخنوں تک انسانی خون میں لتھڑے ہوئے ہندو درندے، غول بیابان بن چکے تھے۔ یہ کہانی نہیں حقیقت ہے۔ میں صرف ایک عمارت کے مکینوں کو اس جہان سے رخصت کرنے کی چھوٹی سی خبر لکھ رہی ہوں۔ ایک ہی کنبے کے لوگ جو ایک بلڈنگ کے (احاطے) میں اکٹھے ہنستے بستے رہ رہے تھے۔ اس احاطے کے اکیس آدمیوں میں سے صرف ایک اسی سالہ بوڑھے کو دانستہ زندہ رکھا گیا۔ باقی سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ جوان لڑکیوں کو چماروں کے سپرد کر دیا گیا اور باقی بچوں عورتوں کو کلہاڑیوں ٹوکوں سے ٹکڑے کر کے سوروں اور کتوں کے آگے ڈھیر لگا دیئے گئے"۔ (59)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7

جانباز فوجی اور خودکش مشنز

جنگوں کی تاریخ میں دنیا کے ہر خطے اور ہر قوم میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے مذہب، قوم، وطن یا کسی اور مقصد کیلئے اپنی جان فدا کر دیتے ہیں۔ ایسے افراد کو قوم کے لوگ شہید (یا اپنی وضع کردہ کسی اور اصطلاح) کے طور پر یاد کرتے ہیں۔ ان کی یاد میں قومی دن منائے جاتے ہیں اور ان کی تعظیم و توقیر کی جاتی ہے جس سے قوم کے افراد میں ان کی نہ صرف قدر پیدا ہوتی ہے بلکہ ان کی تقلید کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ تاہم یہ کام انتہائی مشکل ہے کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس مہم میں یقینی طور پر میری جان چلی جائے گی کوئی سپاہی اپنے فرض کو پورا کرتے ہوئے کفن بردوش دار و رسن کو چومنے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اس بارے میں بزدلی کی ایک حالیہ مثال جنگوں کی تاریخ میں ان 17 امریکی فوجیوں نے قائم کی جب 2004ء میں انہیں عراق میں ایک خودکش مشن پر بھیجا جانے لگا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا جس کی پاداش میں انتہائی سخت تفتیش کا سامنا کرنا پڑا۔[1]

امریکی افواج میں خودکشی کا رجحان

امریکی فوج میں خودکشی کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ 2006ء کی رپورٹ کے مطابق عراق میں جنگ کیلئے بھیجے گئے فوجیوں میں ایک لاکھ فوجیوں میں خودکشی کا رجحان 19.9 تک بڑھ چکا ہے۔ رپورٹ کے مطابق عراق میں 2005ء میں 22 فوجیوں نے خودکشی کی جبکہ 2004ء میں 12 اور 2003ء میں 25 فوجیوں نے خود کو اپنے ہی ہاتھوں ہلاک کر ڈالا۔[2] اسی طرح بی بی سی کی 2012ء کی رپورٹ کے مطابق امریکی فوجیوں میں خودکشی کا رجحان اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اوسطاً روزانہ ایک امریکی فوجی خود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشی کی وجہ سے ہلاک ہوتا ہے۔ پینٹاگون کے ترجمان کا کہنا ہے کہ یہ ایک اہم ترین مسئلہ ہے اور ہمیں فوج میں خود کشی کے اس رجحان پر انتہائی تشویش ہے۔[62] حال ہی میں امریکی نیوی کے کمانڈر Cdr. Job W. Price نے افغانستان میں خود کشی کی، جس سے امریکی فوج کی بڑھتی ہوئی مایوسی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔[63]

ایثار پسندانہ خود کشی Altruistic Suicide

انسان بعض اشیاء یا شخصیات سے اس قدر گہرا تعلق رکھتا ہے کہ اس کی خاطر اپنی جان دینے سے دریغ نہیں کرتا۔ محبت و ایثار کے جذبے سے مامور شخص خود کو کسی وجہ سے نقصان میں ڈال دیتا ہے اور بسا اوقات اسی جذبہ ایثار کی وجہ سے اسے اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ والدین کا اولاد کیلئے، فوجی کا اپنے ملک اور دیگر دوستوں کیلئے، عام شہری کا اپنے مذہب اور ملک کیلئے اپنی جان کو ہلاک کرنا یہ تمام اسی قربانی کی مثالیں ہیں۔ بعض اوقات معاشرتی اقدار یا حالات و واقعات انسان کو مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی جان جسے وہ سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہے بخوشی قربان کرنے کے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ جیسے ماں کا اپنے بچے کی جان بچانے کیلئے خود کو ہلاکت میں ڈالنا، ایک فوجی کا دوسرے ساتھیوں اور دوستوں کو بچانے کیلئے خود آگ میں کود جانا۔ وہ شہری جو اپنے ملک و قوم کیلئے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور انہیں معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ دوسری طرف جو شخص ایسے وقت میں ملک و قوم پر خود کو ترجیح دے اسے ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

یعنی ایسی قسم جس میں معاشرتی روایات خود کشی کو طلب کرتی ہیں یا اسے آسان بنادیتی ہیں۔ جیسے انڈیا میں "ستی" کی رسم جس میں بیوہ ہونے والی عورت خود کو اپنے شوہر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"چتا" میں پھینک دیتی ہے یا جاپانیوں میں Hara-Kiri کا عمل جس میں غیرت کے مارے جاپان کے جاں باز نوجوان اپنا پیٹ چاک کر کے خودکشی کر لیتے ہیں۔اس کے بارے میں Durkheim لکھتے ہیں:

> So we call the suicide caused by intense altruism altruistic suicide. But since it is also characteristically performed as a duty, the terminology adopted should express this fact. So we will call such a type obligatory altruistic suicide.[64]

یعنی وہ خودکشی جس کا سبب انتہائی درجہ کا ایثار و قربانی ہو ہم اس کو ایثار پسندانہ خودکشی کہتے ہیں۔ لیکن کیونکہ اس کا ارتکاب ایک فرض کے طور پر کیا جاتا ہے اس لیے ہم اسے ناگزیر ایثار پسندانہ خودکشی کہتے ہیں۔

Durkheim نے اس حوالے سے بہت سی مثالیں پیش کی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہے:

- Danish جنگوؤں کا بیماری یا بڑھاپے میں بستر پر مرنے کو بے عزتی خیال کر کے خودکشی کرنا تاکہ وہ رسوائی سے بچ سکیں۔

- Goth یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو طبعی موت مرتے ہیں وہ ہمیشہ کیلئے ایسے غاروں میں تنہا رہتے ہیں جہاں زہریلے جانور ہوں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مغربی گوتھ Visigoth کے علاقے میں ایک انتہائی بلند پہاڑ کی چوٹی ہے جسے The Rock of the Forefathers کہا جاتا ہے جہاں سے بوڑھے لوگ زندگی سے تنگ آکر چھلانگ لگا کر خودکشی کرتے ہیں۔

- Brahmin Calanus نے اپنے ہاتھوں سے خودکشی کی جیسا کہ یہ اس کے ملک کی روایت اور قانون تھا۔

- عورتوں کا اپنے شوہر کی موت پر خودکشی کرنا۔ جیسے ہندوستان میں ستی کا رواج

- Gaul کی روایات کے مطابق جب شہزادے یا چیف کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کے متبعین کو اس کے ساتھ دنیا سے چلے جانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ان کے جنازوں میں ان کے گھوڑوں، محبوب غلاموں کو بھی ان ساتھیوں کے ساتھ جلا دیا جاتا تھا جو اس کے ساتھ آخری جنگ میں زندہ بچ گئے تھے۔

قدیم غیر ترقی یافتہ قوموں میں خودکشی کو تین قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ عورتوں اور مردوں کا بڑھاپے کی دہلیز یا بیماری میں خودکشی کرنا۔

۲۔ عورتوں کا اپنے شوہروں کی موت پر خودکشی کرنا۔

۳۔ اپنے چیف کی موت پر متبعین اور غلاموں کا خودکشی کر لینا۔

جو شخص زندہ رہنے کے بجائے اپنی روایات کیلئے اپنی جان کو ہلاک کرتا ہے اس کے ذہن میں بنیادی بات یہی ہوتی ہے کہ "Because it is his duty" یعنی یہ اس کا فرض تھا۔ اگر وہ ان روایات کا احترام نہ کرے تو مذہبی پابندیوں کی وجہ سے وہ لائق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احترام نہیں رہتا۔ Durkheim نے کئی مذاہب اور معاشروں جیسے ہندو مت، بدھ مت، جین مت وغیرہ کے خود کشی کے حوالے سے کئی ایک نظائر تحریر کرنے کے بعد ایثارانہ خود کشی کو مزید تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:

۱۔ فرض خود کشی Obligatory Altruistic Suicide

۲۔ اختیاری خود کشی Optional Altuistic Suicide

۳۔ متصوفانہ خود کشی Mysticle Suicide

Declaration of Israel

Durkheim کی تحقیق کے مطابق عام شہریوں کے مقابلہ میں فوجیوں میں خود کشی کرنے کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ ان کا خاص معاشرتی ماحول، تنہائی، شراب نوشی، قربانی کا خاص جذبہ اور طرز تعلیم و رسوم کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ ان کے مطابق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوجیوں میں خودکشی کی ایک قسم رضاکارانہ موت یا Heroic Suicide بھی ہے نیز انہوں نے Military Suicide کو بھی Altruistic Suicide کی ایک قسم قرار دیا ہے۔ اس قسم کی خودکشی کو جس میں انسان اپنے ملک و قوم، معاشرتی روایات یا خداؤں کیلئے رضاکارانہ طور پر موت کو قبول کرلیتا ہے اسے کئی معاشروں میں خودکشی شمار نہیں کیا جاتا۔ مثلاً Cato اور Girondins کی موت Esquirol اور Falret کیلئے خودکشی نہیں تھی۔ اسی طرح Canary Islands کے باشندے اپنے خداؤں کی تعظیم و خوشی کیلئے خود کو کسی کھائی میں پھینک دیتے ہیں اور اسے ان کے نزدیک خودکشی خیال نہیں کیا جاتا۔ Durkheim کے مطابق جہاں کہیں ایثار پسندانہ خودکشی کی روایت رائج ہو گی وہاں فرد اپنی جان قربان کرنے کیلئے ہر لمحہ تیار رہے گا۔[65]

یہودیوں میں سمسون، Sicarii اور زیلوتیس اپنے فدائی اور خودکش مشنز کے حوالے سے قابل ذکر اور مشہور ہیں۔ جبکہ وہ لوگ جنہوں نے اسرائیل کے قیام اور اس کے دفاع میں اپنی جانیں دیں ان کی یاد میں اسرائیل میں قومی سطح پر عبرانی تقویم کے مطابق 5th Iyar کو Remembrance Day منایا جاتا ہے۔[66] اسی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حشیشین، جاپانی کامی کازی اور دیگر کا تذکرہ ہم سابقہ اوراق میں کر چکے ہیں۔ اب ہم بالخصوص بعض دیگر فوجی جانبازوں کا تذکرہ کریں گے جنہوں نے اپنے وطن یا مذہب کی خاطر فدائی مہمات میں حصہ لیتے ہوئے اپنی جان قربان کر دی اور انہیں ان کی قوم کی طرف سے قومی ہیرو قرار دیا جاتا ہے۔

مکابی (Maccabees)

یہودیوں کے مطابق مکابی خدا کی منتخب کردہ وہ فوج تھی جسے خدا نے اسرائیل کی حفاظت پر مامور کیا تھا۔ ان کا زمانہ تقریباً 150 ق۔م کا ہے۔[67] مکابیوں کی کتابوں میں یہودیوں کے بہت سے عظیم رہنماؤں کا تذکرہ ملتا ہے جنہوں نے اپنی جان فدا کرنا اپنے ایمان اور حرام کے ارتکاب کے مقابلے میں زیادہ آسان سمجھا۔ ان میں ایک معروف نام Eleazar کا ہے جو شریعت کا بڑا عالم تھا۔ جب حکومت وقت کی جانب سے اس پر مظالم ڈھائے جا رہے تھے تو اس کو زبردستی خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کیا گیا مگر اس نے خنزیر کا گوشت کھانے سے انکار کر دیا۔ اس کے پاس خنزیر کا گوشت کھانے اور موت میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا اختیار تھا۔ اس نے موت کو قبول کیا اور خود مقتل کی جانب بخوشی چل پڑا اور اپنے آپ کو پیش کر دیا۔[68]

یروشلم میں ایک شخص جس کا نام Razis تھا یہودیوں میں "یہودیوں کے باپ" کے لقب سے مشہور تھا۔ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ Nicanor کے خلاف غداری میں ملوث ہے اور اپنی قوم کی مدد کرتا ہے اور ان کے درمیان انتہائی لائق تعظیم ہے۔ اس نے Razis کو گرفتار کرنے کیلئے 500 فوجیوں پر مشتمل ایک دستہ بھیجا تاکہ یہود کی تذلیل کی جا سکے۔ جس قلعے میں Razis موجود تھا جب فوجیوں نے اسکے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دروازے کو آگ لگانے کا ارادہ کیا تو اس کو یقین ہو گیا کہ اب بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے لہٰذا اس نے ان فوجیوں کے ہاتھوں مارے جانے کے بجائے خودکشی کرنے کو ترجیح دی۔ پہلے اس نے خود کو تلوار سے ختم کرنے کا ارادہ کیا مگر جب فوجی قلعے کے اندر گھس آئے تو وہ قلعے کی دیوار پر چڑھ گیا اور وہاں سے قلعے کے نیچے موجود عوام میں ایک بہادر ہیرو کی طرح چھلانگ لگا دی۔ عوام نے جگہ چھوڑ دی اور وہ زمین پر آ گرا۔ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا مگر اس کے باوجود وہ ابھی زندہ تھا۔ وہ کھڑا ہوا اور عوام میں سے بھاگتا ہوا ایک نشیبی چٹان پر چڑھ گیا۔ اب وہ خون میں مکمل نہایا ہوا تھا۔ He tore out his intestines with both hands (اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنتوں کو پھاڑ ڈالا) اور انہیں لوگوں کی طرف پھینک دیا۔ اس طرح وہ مر گیا۔"[6]

ڈچ فوجی

Yu Yonghe نے اپنے سفر نامے "Small Sea Travel Diaries" میں زخمی ڈچ فوجیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ 1661ء میں تائیوان کا کنٹرول حاصل کرنے ڈچ فوجیوں نے Koxinga's کے خلاف لڑتے ہوئے گن پاؤڈر کا استعمال کیا۔ جب وہ زخمی ہو جاتے تو خود کو اور اپنے دشمن کو جلاتے ہوئے وہ اس پاؤڈر کا استعمال کرتے اور زندہ گرفتار ہونے کے بجائے اس خودکش حملے کو ترجیح دیتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

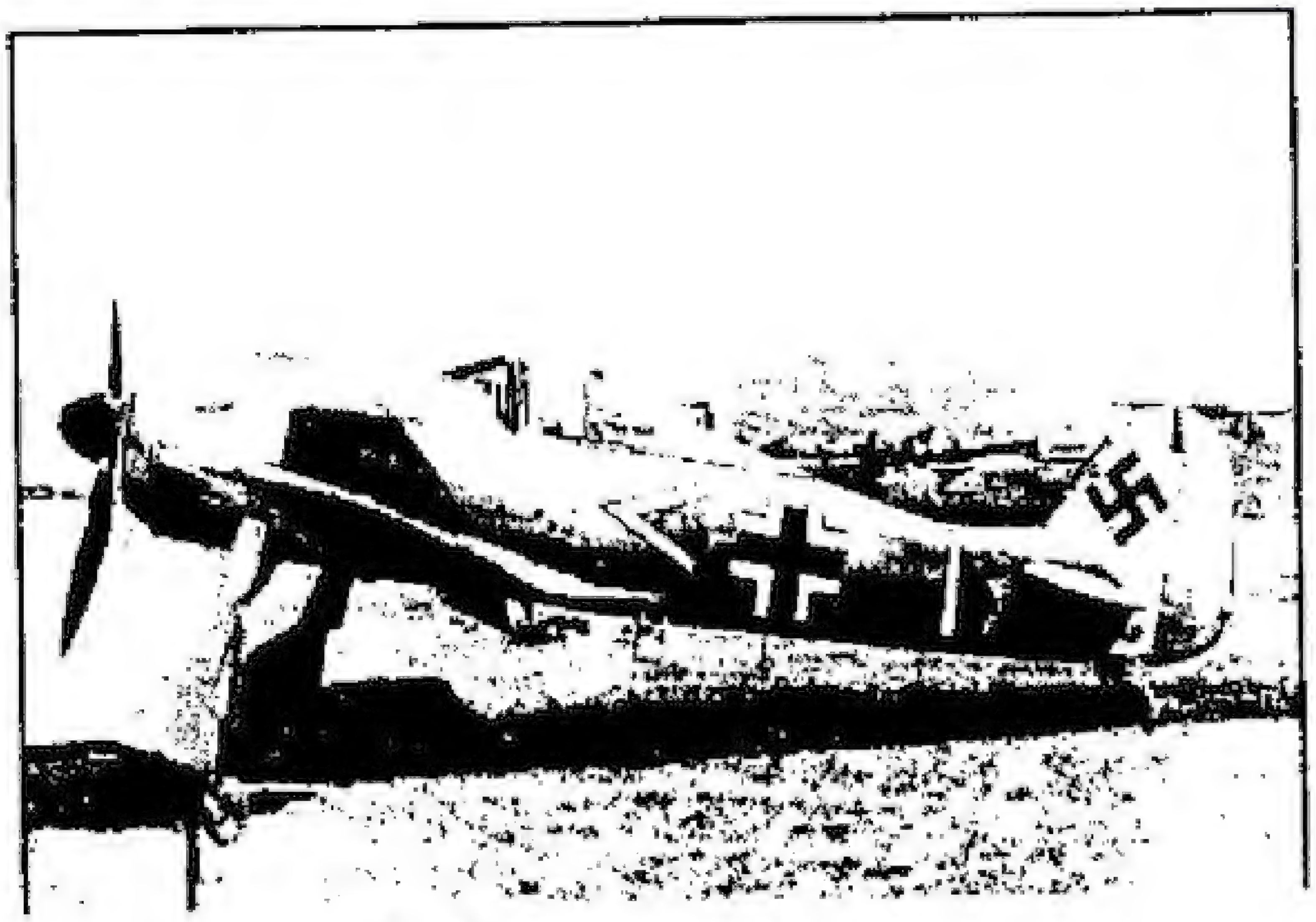

وہ جہاز جو ان حملوں میں استعمال کیے گئے۔

جرمنی کے Leonidas Squadron

دوسری جنگ عظیم میں جرمنی نے سویت یونین کے خلاف ہوائی خود کش حملوں کیلئے Leonidas Squadron کو استعمال کیا۔ اس میں 35 جرمن پائیلٹ شامل تھے جنہوں نے اس خود کش مشن میں حصہ لیا۔ ان کا مقصد اپنی جان قربان کرتے ہوئے ان ۳۲ پلوں کو تباہ کرنا تھا جو دریائے کے اوپر اور اس کے نیچے بنے ہوئے تھے۔ یہ حملے 17 اپریل 1945 سے 20 اپریل 1945 تک جاری رہے۔ اس مشن کو "self-sacrifice mission" کہا جاتا ہے۔ اس اسکواڈرن کی کمانڈ Lieutenant Colonel Heiner Lange کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے ایک اعلامیہ جاری کیا جس کے آخر میں یہ کلمات لکھے ہوئے تھے:

"I am above all clear that the mission will end in my death"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11 اپریل کی رات کو ایک پر تعیش رقص کی محفل کا اہتمام کیا گیا جس میں خود کو قربان کرنے والے ان ہوابازوں کے ساتھ لڑکیوں نے رقص کیا۔ اگلے دن ان ہوابازوں نے اپنی جان اپنے ملک کے دفاع میں قربان کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ ان حملوں کے نتیجے میں سترہ پلوں کو تباہ کیا گیا مگر Antony Beevor کی تحقیق کے مطابق یہ مبالغہ ہے۔[70]

(۱۵) اسرائیلی کائی ڈون Kidon

دنیا کی ہر خفیہ ایجنسی میں جاسوسوں کا ایک ایسا گروہ ضرور ہوتا ہے جو خود کش مشن پر ہوتا ہے۔ جنہیں اس بات کی خصوصی تعلیم دی جاتی ہے کہ دشمن کے ہاتھوں اذیت ناک موت سے بچنے، اپنے ساتھیوں کے نام بتانے اور ملکی راز دینے کے بجائے موت کو ترجیح دی جائے۔ ان کے اس اقدام اور قربانی کو سراہا بھی جاتا ہے۔ اسی طرح کا ایک گروہ یہودیوں کی خفیہ تنظیم موساد سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام کائی ڈون ہے۔ یہ دراصل موساد کا ایک قاتل گروہ ہے جس کا کام دنیا کے کسی بھی حصے میں حکم ملنے پر متعلقہ شخصیت کو بہر صورت قتل کرنا ہوتا ہے۔ خواہ اس کی قیمت اپنی جان کے عوض کیوں نہ چکانی پڑے۔ ان لوگوں کی قمیصوں کے کالر ہمیشہ زہر میں بجھے ہوئے ہوتے ہیں تاکہ شناخت ہونے سے پہلے یا دشمن کے ہتھے چڑھنے سے پہلے وہ زہر چاٹ کر اپنا راز اپنے ساتھ قبر میں لے جائیں۔[71]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چینی خودکش حملہ آور

1938ء میں چین اور جاپان کے درمیان خون ریز جنگ ہوئی جسے The Battle of Tai'erzhuang کہا جاتا ہے۔ اس جنگ میں چین نے اپنے فوجیوں کے ذریعے خودکش حملوں کو جاپان کے خلاف کامیابی سے استعمال کیا جس کے نتیجے میں جاپان کو شکست ہوئی۔ ان خودکش حملہ آوروں کو "Dare to Die Troops" کہا جاتا تھا۔ ان خودکش حملہ آوروں نے ان حملوں میں Suicide Vests کو جاپانی ٹینکوں کے خلاف استعمال کیا جو 24 ہینڈ گرینیڈ پر مشتمل تھیں۔ اس جنگ میں چینی فوجی اسلحے کی کمی کے باعث بموں کو اپنے سینے سے باندھ کر ٹینکوں کے نیچے لیٹ جاتے تھے۔ ان خودکش حملوں میں عورتوں نے بھی حصہ لیا۔[22]

حشاشین (Assassins)

فاطمین مصر کے دور میں حشاشین کے نام سے ایک گروہ اپنی دہشت گردی، پیسوں کے عوض قتل و غارت اور خودکش حملوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے پیشے میں انتہائی جوش و جذبے سے حصہ لیتے تھے یہاں تک کہ اپنے ہدف کو حاصل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اور دشمن کو بہر صورت نقصان پہنچانے کیلئے یہ اپنی جان فدا کر دیا کرتے تھے اسی لیے ان کو "فدائی" بھی کہا جاتا ہے۔ حشاشین کو باطنی، فدائی، اسماعیلی یا نزاری کہا جاتا ہے۔ اسماعیلی ایک مذہبی فرقہ ہے ان کے عقیدے کے مطابق امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ان کے سب سے بڑے صاحبزادے اسماعیل امام ہوئے۔ جبکہ امامیہ کے نزدیک امامت امام موسیٰ کاظم کو منتقل ہوئی۔ اس لیے اسماعیلیہ کے نزدیک اسماعیل ساتویں امام ہیں اسی لیے اس فرقے کو اسماعیلیہ کہا جاتا ہے۔

حشیشیہ کے بارے میں دائرہ معارف میں ہے کہ یہ نام ازمنہ متوسطہ میں اسماعیلی فرقے کی نزاری شاخ کے شام میں رہنے والے پیروں کا پڑ گیا تھا۔ صلیبیوں نے اس نام کو شام سے یورپ میں پہنچا دیا۔ صلیبیوں کے مغربی ادب نیز یونانی اور عبرانی کتابوں میں یہ نام مختلف شکلوں کے ساتھ وارد ہوتا ہے۔ فدائی کی شکل میں اس نے آخرکار فرانسیسی اور انگریزی میں راہ پائی اور اس کی مترادف شکلوں میں اطالوی ہسپانی اور دوسری زبانوں میں۔ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل یہ لفظ دین دار یا جوشیلے کے معنی میں استعمال ہوتا تھا اس طرح فدائی کے ساتھ بھی مطابقت رکھتا تھا۔ بارہویں صدی عیسوی میں بھی پرووینسلی Provencal شعراء خواتین کے ساتھ اپنی جاں نثارانہ محبت میں اپنا موازنہ فدائیوں کے ساتھ کرتے تھے۔ لیکن جلد ہی نزاریوں کی سفاکانہ تدبیروں نہ کہ ان کی فدائیت نے، یورپی زائرین کو مشرق کی طرف کھینچا اور اس لفظ کو نئے معنی دیئے اور شام میں ایک پر اسرار فرقے کا نام ہونے کی وجہ سے فدائی قاتل کے معنی میں ایک اسم نکرہ بن گیا۔ دانتے پہلے ہی اسے استعمال کر چکا ہے اور چودھویں صدی کے نصف آخر میں اس کے شارح Francesco Dabuti نے اس کی یہ توضیح کی ہے کہ فدائی سے مراد وہ شخص ہے جو روپیہ لے کر (اجیر بن کر) کسی دوسرے کو قتل کرتا ہے۔ (73)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماعیلی فرقوں میں تین بہت مشہور ہیں۔ قرامطہ، دروزیہ اور نزاریہ۔ قرامطہ کا بانی حمدان بن اشعث تھا جبکہ دروزیہ کے داعیہ مشہور عجمی حسن بن حیدرہ فرغانی، حمزہ بن زوزنی اور محمد بن اسماعیل درازی ہیں۔ درازی کی طرف منسوب ہونے سے دروزی کہلائے لیکن ان کا حقیقی بانی حمزہ بن زوزنی ہے۔(74) جبکہ نزاری یا باطنی فرقے کا بانی حسن بن صباح ہے۔ فاطمی حکمران ابو تمیم مستنصر باللہ (427ھ۔487ھ) کی اولاد میں سے تین مشہور ہیں۔ سب سے بڑا بیٹا نزار، عبد اللہ اور مستعلی جو سب سے چھوٹا تھا۔ نزاری فرقے کو نزار کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے نزاری کہا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں تاریخ فاطمین مصر میں ہے:

> ابتدا میں حسن بن صباح ایک معمولی ایرانی شخص تھا جو شہر طرطوس میں رہا کرتا تھا۔ لیکن اتفاق سے وہ اسماعیلیوں کے بڑے ایرانی داعی ناصر خسرو کے زیر اثر آ گیا۔ ناصر خسرو نے اس سے مستنصر کی بیعت لے لی۔ چند دنوں کے بعد اس کی ملاقات ایک اور اسماعیلی داعی سے ہوئی جس نے اسے مصر جانے کا مشورہ دیا۔ 467ھ میں وہ مصر پہنچا اور اپنی لیاقت اور ہوشیاری سے اسماعیلی دعوت میں بڑی شہرت پائی۔ بلاد عجم میں دعوت پھیلانے کی خواہش پر اسے مستنصر نے اجازت دی۔ خود حسن بن صباح کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے مستنصر سے پوچھا کہ آپ کے بعد میرا امام کون ہے مستنصر نے جواب دیا میرا بیٹا نزار۔ اس زمانے میں مستنصر کے دو بیٹے نزار اور عبد اللہ آپس میں امامت پر جھگڑتے تھے۔ ہر ایک خود امام بننا چاہتا تھا۔ ہر بیٹے کے ساتھ ایک جماعت ہو گئی۔ چنانچہ نزار کے ساتھ حسن بن صباح اور اس کے ہم خیال ہو گئے۔ ان دنوں مصر کا وزیر بدر الجمالی چاہتا تھا کہ مستعلی کو امامت ملے تاکہ وہ مستعلی کے کم سن ہونے کی وجہ سے تمام حکومت کو اپنے قابو میں رکھ سکے۔ دربار کے سربر آوردہ عہدہ دار بھی اس کی تائید میں تھے۔ اس سب سے بدر الجمالی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن بن صباح کے درمیان جو نزار کا حامل تھا، مخالفت ہوگئی۔ حسن بن صباح کی شہرت اور مستنصر سے اس کا تقرب۔۔۔ انہی باتوں نے اس مخالفت کو اتنا بڑھا دیا کہ بدر الجمالی، حسن بن صباح کو مستنصر کی ملاقات سے بالکل روک دیا اور زبردستی اس کو ایک قافلے کے ساتھ شام کی طرف روانہ کر دیا۔ سمندر باوجود طوفان برپا ہونے کے حسن بن صباح صحیح سالم شام پہنچ گیا۔ وہاں سے وہ اصفہان روانہ ہوا جہاں وہ نزار کی امامت کی تبلیغ کرتا رہا۔ اس کے تابعین کا دائرہ روز بروز وسیع ہوتا گیا یہاں تک کہ اس نے مشہور قلعہ "الموت" پر قبضہ کر لیا اور اپنے ماننے والوں کو ایسی دعوت دی کہ وہ سب اس کے ادنی اشارے پر اپنی جان فدا کرتے تھے اسی وجہ سے ان کو فدائی کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے دوسرے اسلامی ممالک میں ایسی دھاک بٹھا دی کہ تمام حکمران ان کے نام سے کانپتے تھے۔ مصر نزاریہ فرقے کو نزار کی شکست کے بعد بہت قوت حاصل ہوئی۔ اس فرقے کے افراد نے خلیفہ آمر کو قتل کیا۔ (75)

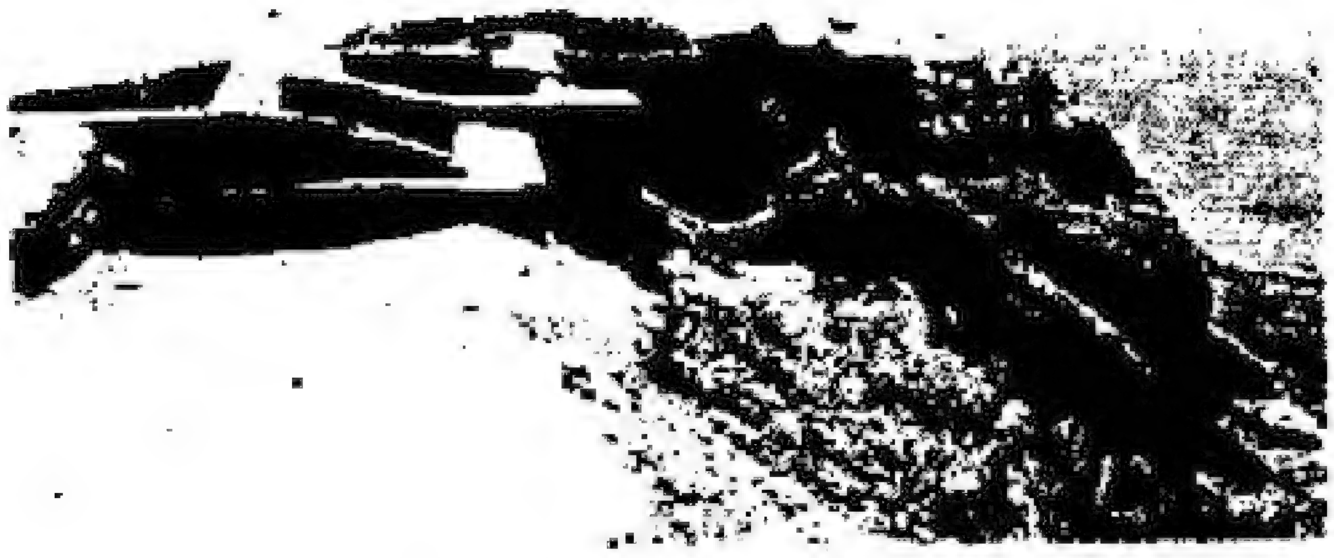

موت کا قلعہ، ایران

الموت کو مستقر بنا کر حسن بن صباح نے اسماعیلی دعوت کی تبلیغ شروع کی دعوت کا وہی نظام قائم کیا جو مصر میں موجود تھا۔ صرف چند حدود (ارکان) مثلاً رفیق، لاحق اور فدائی کا اضافہ کیا۔ فدائیوں میں نرے ان پڑھ جانباز نوجوان شریک کیے جاتے تھے صرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہتھیار استعمال کرنے کا فن انہیں سکھلایا جاتا تھا۔ یہ سپاہی حسن کے حکم کی بے عذر آنکھیں بند کر کے تعمیل کرتے۔ جسے قتل کا اشارہ ہوتا اس کے پاس نئے نئے بھیس بدل کر جاتے۔ اس سے مل کر اس کے مزاج میں رسوخ پیدا کرتے اس کے معتمد علیہ بنتے اور موقع پاتے ہی اس کا کام تمام کر دیتے۔

ان خون خوار اعمال کی ترغیب دینے کیلئے ایک جنت بنائی گئی تھی۔ پہلے وہ حشیش (بھنگ) کے اثر سے اس طرح بے ہوش کر دیئے جاتے کہ ان کے دل میں کسی نشی چیز کے استعمال کا گمان بھی نہ گزرتا۔ بے ہوش ہوتے ہی خاص ذریعوں اور راستوں سے وہ اس جنت میں پہنچائے جاتے جہاں پہنچتے ہی وہ ہوش ربا اور دلستان حوروں کی آغوش شوق میں آنکھ کھولتے اور اپنے آپ کو ایک ایسے عالم میں پاتے جہاں کی خوشیاں اور مسرتیں ان کے حوصلے اور ان کے خیال سے بہت بالا ہوتیں۔ پر فضا وادیوں، روح افزا آبشاروں، جاں بخش باغوں اور نظر فریب مرغ زاروں میں وہ سیر کرتے۔ حوروں کی صحبت ان کی دلستانی کرتی۔ مے ارغوانی اس کے لبریز جام غالباً یہاں شراب طہور کا نام لے کر دیئے جاتے ہوں گے۔ انہیں دنیاوی افکار سے بے پروا کر دیتے۔ کچھ عرصے بعد وہ حسن کے پاس پھر پہنچائے جاتے۔ جہاں آنکھ کھول کر وہ اپنے آپ کو شیخ کے قدموں میں پاتے ان کو پھر جنت میں پہنچ سکنے کی امید دلائی جاتی اور انہیں لوگوں سے جنت کی چاہت پر یہ ظالمانہ کام لیے جاتے۔ بڑے بڑے امرا انہی کے خنجروں سے قتل ہوئے اور انہی فدائیوں نے نظام الملک کی بھی جان لی۔ ان کی فدائیانہ ذہنیت کا یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ صلیبی سردار کاؤنٹ سائن شہر مسیات میں سنان کا مہمان ہوا۔ یہاں اسے قلعے کے برج دکھائے گئے۔ خاص کر وہ برج جو سب سے بڑا تھا۔ اس کے ہر زینے پر دو دو سپاہی ادب سے کھڑے تھے۔ ان کو دیکھ کر باطنیوں کے حکمران سنان نے اپنی مسیحی مہمان سے کہا اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے فرمانبردار نبرد آزما

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپاہی تمہیں نصیب نہیں۔ یہ کہتے ہی اس نے ایک زینے کی طرف اشارہ کیا اور اشارے کے ساتھ ہی وہ دونوں سپاہی جو وہاں کھڑے تھے نیچے گر پڑے اور اسی وقت مر گئے۔ یہ تماشہ دکھا کر سنان کہنے لگا یہی دو نہیں بلکہ یہ جتنے سپاہی سفید کپڑے پہنے کھڑے ہیں میرے ایک اشارے پر سب اسی طرح جان نثار کر سکتے ہیں۔" (76)

اس فدائی گروہ کے بارے میں ابن خلدون لکھتے ہیں:

ویعرفون لهذا العهد بالفداویة (77)

"اور یہ اس عہد کے فدائی جانے جاتے ہیں"۔

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:

وفشت اذیتهم بالامصار بما کانوا یعتقدونه من استباحة الدماء فکانوا یقاتلون الناس ویجتمع لذلك جموع منهم یکمنون في البیوت ویتوصلون إلی مقاصدهم من ذلك (78)

"اور ان کی اذیت کی شہرت شہروں میں پھیل گئی کیونکہ وہ خون کے مباح ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے۔ پس وہ لوگوں کو قتل کرتے تھے اور اس کیلئے ان میں سے گروہ جمع ہوتے تھے۔ گھروں میں چھپ جاتے اور اپنے مقاصد تک پہنچ جاتے۔"

باطنی اپنی کاروائیوں میں یہودیوں کے دہشت گرد گروہ زیلو تیس سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ ابن خلدون لکھتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يقصد أحدهم أميرا من هؤلاء وقد استبطن خنجرا ۔۔۔ فكان أحدهم يعرض نفسه بين يدى الامير حتى يتمكن من طعنه فيطعنه ويهلك غالبا ويقتل الباطني لوقته فقتلوا منهم كذلك جماعة (79)

"ان میں سے کوئی ان امرا میں سے کسی کا قصد کرتا اور خنجر چھپا لیتا۔۔۔ پس ان میں سے کوئی اپنے آپ کو امیر کے سامنے پیش کرتا یہاں تک کہ اسے خنجر مارنا ممکن ہو جاتا تو اسے خنجر مارتا اور اسے سخت طریقے سے ہلاک کرتا اور باطنی کو اسی وقت قتل کر دیا جاتا۔ پس اس طرح انہوں نے ایک جماعت کو قتل کیا۔"

انہوں نے سلطان جلال الدین کو بھی قتل کیا۔ ابن خلدون لکھتے ہیں:

ويسمون الفداوية لانهم يقتلون من أمرهم أميرهم بقتله ويأخذون ديتهم منه وقد فرغوا عن أنفسهم فوثبوا به فقتلوه وقتلهم العامة (80)

"اور انہیں فدائی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اسے قتل کر دیا کرتے تھے جسے ان کا امیر قتل کرنے کا حکم دیتا تھا اور وہ اپنی دیت اس سے لیتے تھے اور وہ اپنی جان سے بے نیاز ہو چکے تھے۔ پس وہ اس (سلطان جلال الدین) پر کودے اور اسے قتل کر دیا اور انہیں عام لوگوں نے قتل کر دیا۔"

اس دہشت گرد گروہ کو بادشاہ اپنے دشمنوں کو قتل کروانے کیلئے استعمال کیا کرتے تھے۔ ابن خلدون فرماتے ہیں:

يستعملهم الملوك في قتل أعدائهم على البعد غدرا ويسمون الفداوية أي الذين يأخذون فدية أنفسهم (81)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ان کو بادشاہ اپنے دشمنوں کو غداری کرتے ہوئے قتل کروانے کیلئے استعمال کرتے تھے اور انہیں فدائی کہا جاتا تھا یعنی وہ لوگ اپنی جان کا فدیہ لیا کرتے تھے۔"

ان کے گروہ کا اثر ڈیڑھ صدی سے زیادہ عرصے تک رہا۔ یہاں تک کہ حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں بھی ان کے دشمنوں نے ان کو فدائیوں سے قتل کروانے کی کوشش کی تاہم آپ اللہ کے فضل سے محفوظ رہے۔ اس زمانے میں ان کا سردار شیخ سنان تھا۔ امام ابن کثیر اس حوالے سے ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں:

فارسل الحلبيون إلى سنان فأرسل جماعة لقتل السلطان، فدخل جماعة منهم في جيشه في زي الجند فقاتلوا أشد القتال، حتى اختلطوا بهم فوجدوا ذات يوم فرصة والسلطان ظاهر للناس فحمل عليه واحد منهم فضربه بسكين على رأسه فإذا هو محترس منهم باللامة، فسلمه الله، غير أن السكين مرت على خده فجرحته جرحا هينا. ثم أخذ الفداوي رأس السلطان فوضعه إلى الأرض ليذبحه، ومن حوله قد أخذتهم دهشة، ثم ثاب إليهم عقلهم فبادروا إلى الفداوي فقتلوه وقطعوه، ثم هجم عليه آخر في الساعة الراهنة فقتل، ثم هجم آخر على بعض الأمراء فقتل أيضا، ثم هرب الرابع فأدرك فقتل(82)

"حلبیوں نے شیخ سنان کے پاس پیغام بھیجا تو اس نے ایک جماعت سلطان کو قتل کرنے کیلئے بھیجی، پس ایک جماعت ان میں سے سلطان کی فوج میں فوجیوں کے لباس میں شامل ہو گئی۔ انہوں نے بہت شدید قتال کیا۔ یہاں تک کہ وہ ان کے ساتھ خلط ملط ہو گئے۔ ایک دن انہوں نے موقع پایا اور سلطان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے سامنے ظاہر تھے۔ تو ان میں سے ایک نے سلطان کے سر پر خنجر سے حملہ کیا۔ سلطان ان کے حملے سے سخت جنگی لباس کی وجہ سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھا مگر خنجر آپ کے گال کے پاس سے گزرا تو آپ کو ہلکا سا زخمی کر دیا۔ پھر ایک فدائی نے سلطان کا سر پکڑ کر انہیں زمین پر رکھ دیا تاکہ سلطان کو ذبح کر دے، جو لوگ سلطان کے پاس تھے انہیں دہشت نے آ لیا پھر ان کے پاس ان کی عقل لوٹ آئی تو انہوں نے فدائی کی طرف سبقت کی اور اسے قتل کر دیا اور اسے کاٹ دیا۔ پھر اسی وقت ان پر ایک اور فدائی نے حملہ کر دیا تو اسے بھی قتل کر دیا گیا۔ پھر ایک دوسرے فدائی نے بعض امراء پر حملہ کیا تو اسے بھی قتل کر دیا گیا پھر چوتھا بھاگ اٹھا اور اسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔"

حسن بن صباح کے بعد ان میں شیخ سنان سلطان صلاح الدین ایوبی کے دور میں بہت مشہور ہوا، اس کے بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں:

سنان بن سلمان بن محمد. أبو الحسن البصري، كبير الإسماعيلية وصاحب الدعوة النزارية. وكان أديباً، فاضلاً، عارفاً بالفلسفة وشيء من الكلام والشعر والأخبار.(83)

"سنان بن سلیمان بن محمد ابو الحسن بصری اسماعیلیہ کا بڑا رہنما اور نزاری فرقے کا داعی ہے۔ وہ ادیب، فاضل، فلسفی اور کلام و شعر و اخبار کا جاننے والا تھا۔"

مؤرخین کے ان تمام حوالہ جات سے باطنی خودکش حملہ آوروں کی ذہنیت کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فدائی یہ کام دو مقاصد کی وجہ سے کرتے تھے۔ ایک پیسے کیلئے اور دوسرا اپنے شیخ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے جس نے حشیش کے ذریعے خود ساختہ جھوٹی جنت کا دھوکہ دے کر ان کی (Brain Washing) کر دی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی تاکہ وہ دوبارہ اسی جنت میں جانے کی تمنا کریں جس کا نظارہ وہ حالت نشہ میں کر چکے تھے۔ اس گروہ میں زیادہ تر وہ نوجوان تھے جو تعلیم کے زیور سے آراستہ نہ تھے کیونکہ ایک کم علم، ان پڑھ اور جاہل شخص کو خاص تربیت کے مراحل سے گزار کر اس کے ذہن کو خاص خطوط کے مطابق تیار کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ ان کو باہر کی دنیا سے دور بھی رکھا جاتا تھا تاکہ وہ حقیقت سے زیادہ آگاہ نہ ہو سکیں۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ باطنیوں کے خاص عقائد نے ان کو خونخوار اور فدائی بنانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا جیسے ان کا انسانوں کے خون کو مباح قرار دینا۔ یہ ہمیشہ خود کش اور فدائی مشن پر ہوتے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے اپنے اہداف کو بکثرت حاصل کیا۔ ان کا طریق واردات یہودیوں کے دہشت گرد گروہ زیلوتیس سے بہت مشابہ تھا۔

کیا خود کش حملوں کا اصل سبب کوئی مذہب یا اسلام ہے؟

دنیا میں مذہب یا اسلامی شدت پسندی کو خود کش حملوں کا سبب قرار دیا جاتا ہے۔ حقائق کے مطابق یہ بات درست نہیں کیونکہ دنیا میں ایسے خود کش حملہ آور گروہ بھی ہیں جن کا تعلق کسی مذہب سے نہیں اور نہ ہی وہ خدا، رسول اور کسی الہامی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے بہت بڑی مثال تامل ٹائیگرز کی ہے جو نظریاتی طور پر ایک مارکسٹ اور لادین طبقہ رہا ہے۔ تامل ٹائیگرز کا شمار دنیا کی ان دہشت گرد تنظیموں میں ہوتا ہے جو بہت بڑے پیمانے پر خود کش حملے کرنے کے سبب مشہور ہیں۔ یہ بات انتہائی افسوسناک ہے کہ 11/9 کے واقعے کے بعد سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے ایک منصوبے کے تحت دہشت گردی اور خود کش حملوں کا منبع، مرکز اور سبب وحید اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو قرار دیا جس سے ہم اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ ٹی وی چینلز، اخبارات، انٹرنیٹ اور اس موضوع پر چھپنے والی کتابوں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریسرچ آرٹیکلز میں اسی جھوٹ کا پروپیگنڈا کیا جاتا رہا ہے کہ خود کش حملوں کا اصل سبب اسلام اور اس کے داعی اور مرتکب مسلمان ہیں۔ جن کا اصل مقصد جنت میں 72 حوریں اور جنت کے محلات کا حصول اور شہید ہونا ہے۔ جس کیلئے وہ خود کش حملہ آور بن جاتے ہیں اور خاص طور پر امریکی اور "مہذب" اقوام کو نشانہ بناتے ہیں۔ ڈاکٹر بوز گارنر لکھتا ہے:

Radical Islamic activists chose this method for attacking civilians and military targets in various countries, such as Turkey, Chechnya, Iraq, Britain, USA, Jordan, Egypt, Indonesia , Israel, India etc'. [84]

"متشدد اسلامی گروہوں نے خود کش حملوں کا انتخاب شہریوں اور فوجی اہداف کو مختلف ملکوں میں نشانہ بنانے کیلئے کیا ہے۔ جیسے ترکی، چیچنیا، عراق، برطانیہ، امریکہ، اردن، مصر، انڈونیشیا، اسرائیل، بھارت وغیرہ"

یہ پروپیگنڈا اتنا زیادہ کیا گیا ہے کہ ہمارے کئی مسلمان علماء، تجزیہ نگار، دانشور، جدت پسند، مغرب زدہ اور لکھاری اس کی زد میں آگئے جس کے نتیجے میں بعض نے اپنی تحریر و تقریر کا پورا زور اہل اسلام کو جہاد کا معنی، صبر کی فضیلت، دہشت گردی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہولناکیاں، حکمتیں اور مصلحتیں سمجھانے میں صرف کر دیا۔ جبکہ بعض نے اسلام کی تعلیمات کو ہی مسخ کرنے کی کوشش شروع کر دی تاکہ یہود و نصاریٰ ان کی پیش کردہ اسلام کی تعریف سے راضی اور خوش ہوتے ہوئے جانب مغرب ان کی طرف ایک کھڑکی کو وا کر دیں۔ خودکش حملوں اور خودکش مشنز کی تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ انسانی کا سب سے پہلے خودکش حملہ آور ایک یہودی رہنما تھا جس نے اپنے خودکش حملے میں تین ہزار سے زائد افراد کو قتل کیا۔ خودکش حملوں کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ان میں یہودی، مسیحی، ہندو، سکھ، ڈچ، جاپانی، جرمن، مارکسٹ، قوم پرست، لادین اور دیگر ملوث رہے ہیں۔ اس لیے ان کا موجد، داعی اور اصل سبب اسلام کو قرار دینا کسی طور پر درست نہیں ہے۔ رابرٹ اے پیپ اس حوالے سے اپنی تحقیق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"My study surveys all 315 suicide terrorist attacks round the globe from 1980 to 2003. The data shows that there is not the close connection between suicide terrorism and Islamic fundamentalism that many people think. Rather, what all suicide terrorist campaigns have in common is a specific secular and strategic goal: to compel democracies to withdraw military forces from the terrorist' national homeland. Religion is rarely the root cause, although it is often used as a tool by terrorist organizations in recruiting and in other efforts in service of the broader strategic objective."[85]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم خود کش حملہ آور۔۔ تاریخ و تجزیہ

"میری تحقیق دنیا میں ہونے والے 1980ء سے 2003ء تک 315 خود کش حملوں پر محیط ہے۔ معلومات یہ بتاتی ہیں کہ خود کش دہشت گردی اور اسلامی قدامت پسندی میں گہرا تعلق نہیں ہے، جیسا کہ لوگ سوچتے ہیں۔ بلکہ تمام خود کش تنظیموں کا جو ایک غیر دینی اور اسٹراٹیجک مقصد ہے وہ جمہوری قوتوں کو ان کے ممالک سے اپنی افواج نکالنے پر مجبور کرنا ہے۔ مذہب شاذو نادر ہی اس کا اصل سبب ہے۔ اگر چہ مذہب کو اکثر ایک آلے کے طور پر دہشت گرد تنظیمیں خود کش حملہ آوروں کو بھرتی کرنے کیلئے استعمال کرتی ہیں۔"

خود کش حملوں کا بہت بڑا سبب کسی کمزور قوم پر خارجی قوت کا حملہ آور ہونا ہے۔ جب کوئی بیرونی حملہ آور کسی قوم کے وسائل پر قابض ہونے اور ان کے حقوق کو غصب کرنے کیلئے ان پر حملہ کرتا ہے تو وہ قوم دستیاب تمام تر ہتھیاروں کو بروئے کار لاتے ہوئے دفاع کی بھرپور کوشش کرتی ہے۔ تاہم جب وہ اس قدر کمزور پڑ جائیں کہ عوام و خواص کیلئے زندہ رہنا اور مرنا برابر ہو جائے یا ان کو بہر صورت اپنی موت ہی نظر آنے لگے تو پھر وہ خود کش حملوں کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ اس کے نتیجے میں دشمن کا جانی اور مالی نقصان زیادہ سے زیادہ یقینی طور پر ہوتا ہے۔ انسانی بم ایک جدید ہتھیار کے طور پر سامنے آیا ہے اور جدید ترین صورتیں اختیار کرتا چلا جارہا ہے۔ ملک و قوم اور اپنے مذہب کے دفاع کیلئے دنیا کی مختلف افواج کا خود کش حملوں اور خود کش مشنز میں حصہ لینا تاریخ سے ثابت ہے۔ خود کش حملوں کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اس میں یہود و نصاریٰ، ہندو، سکھ، جاپانی، جرمن، ڈچ، لادین، قوم پرست، مارکسٹ اور دیگر ملوث رہے ہیں۔ لہذا اس کا ذمہ دار مذہب کو قرار دینا یا اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنا انتہائی ظلم ہے۔ تاہم یہ بات ذہن نشین رہے کہ مسلمانوں اور معصوم انسانوں کے خلاف خود کش حملہ کرنا شرعاً حرام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Attacks and Casualties by Location[86]

Year: 1982-2015

Country Name	Attacks	Killed	Wounded	Lethality
Afghanistan	1090	4934	12358	4.5
Algeria	24	281	1380	11.7
Argentina	1	85	200	85
Bangladesh	4	13	77	3.3
Bolivia	1	2	10	2
Bulgaria	1	6	32	6
Cameroon	18	144	448	8
Chad	13	136	513	10.5
China	12	62	297	5.2
Djibouti	1	1	15	1
Egypt	28	274	1101	9.8
Finland	2	6	107	3
France	4	94	123	23.5
India	15	123	243	8.2
Indonesia	10	252	833	25.2
Iran	8	160	565	20
Iraq	2027	21487	51302	10.6
Israel	113	721	5077	6.4
Jordan	3	57	120	19
Kazakhstan	1	1	0	1

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Country Name	Attacks	Killed	Wounded	Lethality
Kenya	2	226	5080	113
Kuwait	3	36	300	12
Lebanon	69	1073	2022	15.6
Libya	32	169	320	5.3
Mali	19	45	112	2.4
Mauritania	1	0	3	0
Morocco	11	31	107	2.8
Niger	3	28	41	9.3
Nigeria	158	2253	4053	14.3
Pakistan	505	6431	14989	12.7
Palestinian Territory, Occupied	59	67	329	1.1
Qatar	1	1	12	1
Russia	86	782	2511	9.1
Saudi Arabia	15	102	661	6.8
Somalia	104	905	1150	8.7
Spain	1	1	3	1
Sri Lanka	115	1584	3996	13.8
Sweden	1	0	2	0
Syria	206	2499	4020	12.1
Tajikistan	2	6	53	3
Tauzania	1	11	74	11
Tunisia	3	33	20	11

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Country Name	Attacks	Killed	Wounded	Lethality
Turkey	34	250	1605	7.4
Uganda	1	76	60	76
Ukraine	3	5	7	1.7
United Kingdom	4	52	784	13
United States	4	2978	6304	744.5
Uzbekistan	6	12	24	2
Yemen	108	1303	1869	12.1

Attackers, Attacks and Casualties Gender[87]

Year: 1982-2015

Gender Name	Attackers	Attacks	Killed	Wounded
Male	2149	2137	18962	53694
Female	205	204	1962	4328
Unknown	2042	2016	16741	39497

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

---

1 Thomas Schuman, Black is Beautiful, Communism is Not, Page 4, https://archive.org/details/YuriBezmenovBlackIsBeautifulCommunismIsNot, Retrived on 01/08/2016

وسطی ایشیا کے مسلمانوں پر روسی مظالم کے بارے میں مولانا ڈاکٹر محمد فضل الرحمن انصاری علیہ الرحمۃ کی کتاب " Communist Challenge to Islam "کا مطالعہ فرمائیں۔

2 Time Magazine, April 16, 1979, Vol. 113 No. 16,

http://content.time.com/time/magazine/article/0.9171,912409,00.html, Retrived on 01/08/2016

3 Jewish Conspiracy and the Muslims World, Edited by Misbahul Islam Farooqi, Feb 1967, Published by Misbahul Islam Farooqi, I.G 6/3 Nazimabad Karachi, Pakistan, Page:3

4 https://freedomhouse.org/sites/default/files/01152015_FIW_2015_final.pdf, Retrived on 01/08/2016

5 Robert A.Pape, Dying to Win, 2006 Random House Trade Paperback, United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page: 9

6 https://www.scribd.com/document/122897125/The-West-s-Colonization-of-Muslim-Land-and-the-Rise-of-Islamic-Fundamentalism-Thomas-M-McDonnell, Retrived on 02/08/2016

7 الکتاب المقدس، ص:۳۹۶،

The International Bible Society 1820 Jet Stream drive. Colorado Springs.Co,ISBN 1-56320-074-0 5th Print 2006

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[8] **The Holy Bible,Authorised King James Version**,New York Oxford University Press, London: Humphrey Milford, Page:265

[9]**Catholic Good News Bible with Apocrypha/Deuterocanonical books**,The Bible Societies/Collins, edition 2005 ISBN 0007728166, printed in China.

[10] **Good News Bible**, Today's English Version, British Edition, American Bible Society 1976, ISBN 0 647 16253 9, Page:233

[11] الکتاب المقدس، قضاۃ13:24

[12] **Good News Bible**, Page:355

[13]**The Holy Bible,Authorised King James Version**, Page:265

[14] کتاب مقدس، بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور، پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور، قضاۃ، باب:۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶

[15]**The Holy Bible,Authorised King James Version**, Page:265

[16] کتاب مقدس، بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور، پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور، قضاۃ، باب:۳۰:۱۶

[17] **Robert A.Pape, Dying to Win,** 2006 Random House Trade Paperback, United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page:5.

[18]**Chomsky, Noam, understanding Power,** Vintage 2003, Great Britain, ISBN: 0 99 466066, Page:304

[19]**Slections From English Verses Class 9th and 10th**, Edited by D.Y Morgan.O.B.E, Education Officer for Pakistan British Council(Chairman), Sindh Textbook Board, Jamshoro, Sindh, Pakistan, Printed at The Times Press (Private) Ltd. Karachi. Page:44-45

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[20] Robert A.Pape, Dying to Win, 2006 Random House Trade Paperback, United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page: 11.

[21]http://**www.jewishencyclopedia.com**/view.jsp?artid=49&letter=Z&search=zealots#ixzz1S3vPFypE

[22] تفصیل کیلئے (Luke vi. 15; Acts i. 13) مطالعہ فرمائیں۔

[23] **Robert A.Pape, Dying to Win**, Page: 12.

[24] Ibid. Page: 34.

[25] **Gabriel Palmer-Fernandez, Editor Routledge, Encyclopedia of Religion and War**, Published in 2004 by Routledge 29 West 35th Street NewYork,NY 10001

[26] سیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر، تاریخ الخلفاء، ص: 106-107، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی

[27] بخاری، عبد اللہ بن اسماعیل، صحیح البخاری، رقم الحدیث: 3700

[28] ایضا

[29] عینی، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری، ج:16 / ص:291، مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ پاکستان

[30] **Webster's Dictionary** (3rd Edition) page 736, Macmillon USA, Library of Congress Cataloging-in-Publication Data 1920, ISBN 0-02-861673-1.

[31].**Albert Axell and Hideaki Kase, Kamikaze Japan's Suicide Gods**, Pearson Education Limited, great Britain 2002, ISBN 0582 77232 X, Page 9

[32] **Fazal ur Rehman Ansari, Islam and Christianity in the Modern World**, The World Federation of Islamic Missions, North Nazimabad, Karachi, Pakistan, Page: 206

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[33]. **Albert Axell and Hideaki Kase, Kamikaze Japan's Suicide Gods**, Page 9

[34]. **Robert A.Pape, Dying to Win**, Page: 13

[35] **Emiko Ohnuki-Tierney, Kamikaze Cherry Blossoms and Nationalism**, The University of Chicago Press,USA, ISBN 0-226-62090,Page: 3-4

[36] **Albert Axell and Hideaki Kase, Kamikaze Japan's Suicide Gods**, Page 49-50

[37] **Christoph Reuter, My life is a Weapon**, Manas Publications in collaboration with Princeton University Press. New Dehli, India 2005, ISBN 81-7049-232-7 page 131-132

[38]. **Albert Axell and Hideaki Kase, Kamikaze Japan's Suicide Gods**, Page 118

[39]. Ibid. Page 120-121-122

[40]. **Robert A.Pape, Dying to Win**, Page: 13-36

[41]. **Christoph Reuter, My life is a Weapon**, page 136

[42]. **Robert A.Pape, Dying to Win**, Page: 139

[43]. Ibid. Page: 4

[44]. Ibid. Page: 139

[45]. Ibid. Page: 140

[46]. **Christoph Reuter, My life is a Weapon**, page:158

[47]. **Robert A.Pape, Dying to Win**, Page: 141-142

[48]۔ تامل پر ہونے والے مظالم، ان کے تعارف اور مقاصد کے حوالے سے ان ویب سائٹس کو دیکھیں:

www.elamweb.com–www.tamil.net

[49] **Robert A.Pape, Dying to Win**, 2006 Random House Trade Paperback, United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page: 144

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[50]. **Christoph Reuter, My life is a Weapon**, Manas Publications in collaboration with Princeton University Press, New Dehli, India 2005, ISBN 81-7049-232-7 page 160

[51] **Robert A.Pape, Dying to Win**, 2006 Random House Trade Paperback. United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page: 152

[52] Ibid. Page: 153

[53]. Ibid. Page: 226

[54]. Ibid. Page: 156

[55]. Ibid. Page: 157

[56]. Ibid. Page: 154

[57] **Dr. Gurmit Singh Aulakh,,President Council of Khalistan. April 1, 2009**
VAISAKHI MESSAGE TO THE SIKH NATION, http://www.khalistan.com.

Retrieved on 19/1/2012

[58] **Robert A.Pape, Dying to Win**, 2006 Random House Trade Paperback. United States of America. ISBN 0-8129-7338-0. Page: 162

[59] جس دیش میں گنگا بہتی ہے، ثریا حفیظ الرحمن، دوست پبلیکیشنز، اسلام آباد ص:138-142-145

[60] http://**www.guardian.co.uk**/world/2004/oct/16/iraq.usa/

Retrieved on 18/16/2012

[61] http://www.suicide.org/army-suicide-rate-increases-in-iraq.html

Retrieved on 1/5/2012

[62] http://www.bbc.co.uk/news/world-us-canada-18371377

Retrieved on 27/8/2012

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[63] http://www.usatoday.com/story/news/nation/2012/12/23/official-navy-seal-died-of-apparent-suicide/1787589/

Retrieved on 25/12/2012

[64] Emile Durkheim, Suicide, a study in sociology, translated by John A. Spaulding and George Simpson, edited with an introduction by George Simpson, Printed in the United States of America by American Book-Knickerbocker Press, New York, First Printing January 1951, Page: 221

[65]. Emile Durkheim, Suicide, A STUDY IN SOCIOLOGY, TRANSLATED BY JOHN A. SPAULDING AND GEORGE SIMPSON, EDITED WITH AN INTRODUCTION BY GEORGE SIMPSON, Printed in the United States of America by American Book-Knickerbocker Press, New York, First Printing January 1951, Page: 217-240

[66] http://**www.embassyofisrael.co.uk**/news/in-the-media/remembrance-day-for-the-fallen-of-israels-wars-and-israel-independence-day/

Retrieved on 18/16/2012

[67] **Catholic Good News Bible**, The First Book of Maccabees, Introduction, The Bible Societies/Collons,3rd Edition 2005,The Apocrypha, Page 124

[68] Ibid. 2 Maccabees:6:18-31

[69] Ibid. 2 Maccabees:14:37-46

[70] **Beevor, Antony. *The Fall of Berlin 1945***, Penguin Books, 2002, Page 238

http://www.scribd.com/doc/22366467/The-Fall-of-Berlin-1945#download

Retrived on 18/06/2012

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارے کی شائع کردہ چند کتب

- ☆ الرسول ﷺ
- ☆ فقہائے احناف اور فہم حدیث
- ☆ فضائل موئے مبارک ﷺ
- ☆ تحقیق التراویح (مترجم)
- ☆ جہاد مزاحمت اور بغاوت
- ☆ متون حدیث پر جدید ذہن کے اشکالات
- ☆ دعوت اسلامی (فکر اور تنظیم کار)
- ☆ سرمایہ دارانہ نظام ایک تعارف
- ☆ اسلام یا جمہوریت
- ☆ اسلام اور جدید سائنس
- ☆ یہودی، مغرب اور مسلمان
- ☆ تحفۃ المجاہدین (متن وترجمہ)
- ☆ مشنری سکول (متن وترجمہ)
- ☆ Rejecting Freedam & Progress
- ☆ مابعد جدیدت اور اسلامی تعلیمات
- ☆ فلسفہ اور سامراجی دہشت گردی
- ☆ نیچریت (متن وترجمہ)
- ☆ کمپنی کی حکومت
- ☆ مقالات جامی
- ☆ غزوۂ ہند
- ☆ صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی کی مکمل کتابوں کا سیٹ
- ☆ فکر رضا کے جلوے
- ☆ امام احمد رضا کے افکار ونظریات
- ☆ تحقیقات حدیث
- ☆ تاریخ الدولة المكية
- ☆ مذہب حنفی کی تائید وترجیح (مترجم)
- ☆ الشیخ احمد رضا خان الهندی البریلوی (عربی)
- ☆ کتاب العقل
- ☆ تہافت الفلاسفہ (مترجم)
- ☆ احادیث توسل وزیارت (مترجم)
- ☆ معارف اصول حدیث
- ☆ اللمع فی تصوف (مترجم)
- ☆ کشف المحجوب (مترجم 2 کلر)
- ☆ ملفوظات شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (مترجم)
- ☆ روحِ تصوف
- ☆ فصوص الحکم (مترجم)
- ☆ بستان العارفین (مترجم)
- ☆ مناقب ابن عربی (متن وترجمہ)
- ☆ شیخ جنید بغدادی رحمہ اللہ
- ☆ زبدۃ المقامات (مترجم)
- ☆ افکار الصدرین
- ☆ حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ
- ☆ وحدۃ الوجود (متن وترجمہ)
- ☆ ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کا حصہ
- ☆ امام غزالی اور امام احمد رضا کی علمیات کا تقابلی جائزہ
- ☆ قصیدۂ بانت سعاد (متن وترجمہ)
- ☆ أصول جرح وتعدیل
- ☆ غیر مسلم خودکش حملہ آوروں کی تاریخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کا حصّہ

ڈاکٹر محمد مظفر الدین فاروقی

www.KitaboSunnat.com

کتاب محل

دربار مارکیٹ لاہور

محمد فہد 0321-8836932

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارے کی شائع کردہ چند کتب

☆ الرسول ﷺ	☆ تاریخ الدولۃ المکیۃ
☆ فقہائے احناف اور فہم حدیث	☆ مذہب حنفی کی تائید وترجیح (مترجم)
☆ فضائل موئے مبارک ﷺ	☆ الشیخ احمد رضا خان الهندی البریلوی (عربی)
☆ تحقیق التراویح (مترجم)	☆ کتاب العقل
☆ جہاد مزاحمت اور بغاوت	☆ تہافت الفلاسفہ (مترجم)
☆ متون حدیث پر جدید ذہن کے اشکالات	☆ احادیث توسل وزیارت (مترجم)
☆ دعوت اسلامی (فکر اور تنظیم کار)	☆ معارف اصول حدیث
☆ سرمایہ دارانہ نظام ایک تعارف	☆ اللمع فی تصوف (مترجم)
☆ اسلام یا جمہوریت	☆ کشف المحجوب (مترجم 2 کلر)
☆ اسلام اور جدید سائنس	☆ ملفوظات شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (مترجم)
☆ یہودی، مغرب اور مسلمان	☆ روح تصوف
☆ تحفۃ المجاہدین (متن وترجمہ)	☆ فصوص الحکم (مترجم)
☆ مشنری سکول (متن وترجمہ)	☆ بستان العارفین (مترجم)
☆ Rejecting Freedam & Progress	☆ مناقب ابن عربی (متن وترجمہ)
☆ مابعد جدیدت اور اسلامی تعلیمات	☆ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
☆ فلسفہ اور سامراجی دہشت گردی	☆ زبدۃ المقامات (مترجم)
☆ نیچریت (متن وترجمہ)	☆ افکار الصدرین
☆ کمپنی کی حکومت	☆ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ
☆ مقالات جامی	☆ وحدۃ الوجود (متن وترجمہ)
☆ غزوۂ ہند	☆ ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کا حصہ
☆ صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی کی مکمل کتابوں کا سیٹ	☆ امام غزالی اور امام احمد رضا کی علمیات کا تقابلی جائزہ
☆ فکر رضا کے جلوے	☆ قصیدۂ بانت سعاد (متن وترجمہ)
☆ امام احمد رضا کے افکار ونظریات	☆ اُصول جرح وتعدیل
☆ تحقیقات حدیث	☆ غیر مسلم خودکش حملہ آوروں کی تاریخ

کتاب محل
دربار مارکیٹ لاہور 0321-8836932
kitaabmahal786@gmail.com
kitabmahal 03004827500

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ